معاشرتی مسائل کے حل کیلئے

حفاظتی سفارتکاری کا کردار

www.KitaboSunnat.com

PREVENTIVE DIPLOMACY

تصنیف

عبدالعزیز ابراہیم صالح الغدیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

معاشرتی مسائل کے حل کیلئے
حفاظتی سفارتکاری کا کردار

PREVENTIVE DIPLOMACY

تصنیف
عبدالعزیز ابراہیم صالح الغدیر

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ
سعید الرحمن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	:	معاشرتی مسائل کے حل کیلئے حفاظتی سفارتکاری کا کردار
مصنف	:	عبدالعزیز ابراہیم صالح الغدیر
منظور شدہ	:	وزارت اطلاعات۔سعودی عرب
بحوالہ نمبر	:	1433/608
کتاب کا بین الاقوامی معیار نمبر	:	987-603-00-9039-6
اردو ترجمہ	:	سعید الرحمٰن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

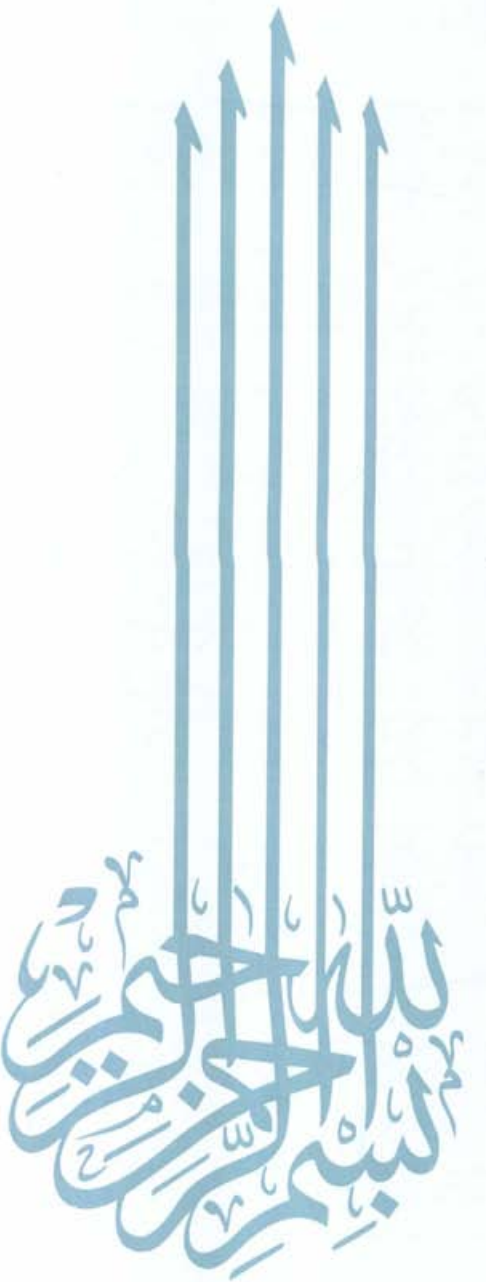

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موضوع	صفحہ
پیش لفظ	6
باب اول: سفارتکاری اور اس کی تاریخ	9
اول: سفارتکاری کی تعریف	11
دوم: سفارتکاری کی تاریخ	15
سوم: اسلامی سفارتکاری کی تاریخ	19
چہارم: عہد نبوی کی سفارتکاری اور اس کی خصوصیات	21
پنجم: خلافت راشدہ اور مابعد کے ادوار کی سفارتکاری	27
ششم: اسلامی سفارتکاری کے اغراض ومقاصد	31
ہفتم: ایک سفارتکار کی خصوصیات	33
ہشتم: ایک سفارتکار کی ذمہ داریاں اور استثناء	35
1. سفارتکاروں کی ذمہ داریاں اور استثناء	36
2. سفارتکاروں کے فرائض	37
3. سفارتکاروں کی خصوصیات واستثناء	37
نہم: سفارتکاری کی اقسام	39
1. انسانی سفارتکاری	42
2. عوامی سفارتکاری	43
3. حفاظتی سفارتکاری	44

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موضوع	صفحہ
باب دوم: حفاظتی سفارتکاری اور معاشرتی مسائل کے حل میں اس کا کردار	46
اول: سلامتی اور استحکام کے حصول کیلئے حفاظتی سفارتکاری کے ذرائع	48
دوم: سلامتی واستحکام کے حصول کے ذرائع	52
سوم: معاشرتی مسائل کے حل کیلئے حفاظتی سفارتکاری کے اہداف	57
چہارم: معاشرتی مسائل کے حل کے لئے حفاظتی سفارتکاری کا کردار	59
پنجم: معاشرتی مسائل کے حل کیلئے حفاظتی سفارتکاری کے وسائل	61
1. حفاظتی کلچر	63
2. سیاسی نفسیات	64
3. بیداری	65
4. ثالثی اور صلح کی کوششیں	65
5. مذاکرات	65
6. علماء اور اصلاح پسندوں کا کردار	67
ششم: منشیات کی روک تھام میں حفاظتی سفارتکاری کا کردار	69
ہفتم: حفاظتی سفارتکاری اور دہشت گردی کی لعنت	76
ہشتم: حفاظتی سفارتکاری اور معاشرے کو نقصان پہنچانے والے افکار ونظریات اور معاشرے کی وحدت پر ان کے اثرات	81
نہم: حفاظتی سفارتکاری کے اثرات	88
خاتمہ	91
کتابیات ومراجع	94

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

سفارتکاری ایک باقاعدہ علم اور فن ہے اور مختلف صورتوں میں اس کی مختلف اقسام ہیں۔ بین الاقوامی تعلقات کی صورت میں اس کی قسمیں: دوطرفہ سفارتکاری اور کئی طرفہ سفارتکاری ہیں، جبکہ ملکی تعلقات کے انتظام وانصرام کی صورت میں: خفیہ سفارتکاری اور علی الاعلان سفارتکاری ہوتی ہیں، اسی طرح مقاصد کے حصول کے لئے سرانجام دی جانے والی سفارتکاری کی اقسام میں انسانی سفارتکاری، عام سفارتکاری اور حفاظتی سفارتکاری شامل ہیں۔

ہم یہاں جس سفارتکاری ذکر کرنا چاہ رہے ہیں وہ حفاظتی سفارتکاری ہے، جس کا مقصد سفارتکاری ذرائع استعمال کر کے لڑائی جھگڑوں کا سدباب اوران میں شدت سے بچاؤ کی تدابیر اختیار کرتے ہوئے ان اسباب کا حل تلاش کرنا ہے جن کی وجہ سے ان اختلافات میں تیزی آتی ہے اور وہ بڑھ کر تشدد کے مراحل میں داخل ہو جاتے ہیں۔

"حفاظتی سفارتکاری" پرامن، سیاسی اور سفارتکاری ذرائع استعمال کرتے ہوئے لڑائی جھگڑوں اور اختلافات کے حل میں اہم کردار ادا کرتی ہے اوران کا منطقی اور قابل فہم حل تلاشنے میں مدد دیتی ہے تاکہ لڑائی و جھگڑوں کی بجائے امن وسلامتی کو فروغ ملے۔ بین الاقوامی برادری نے دنیا بھر میں اس سفارتکاری کی افادیت کے پیش نظر اقوام متحدہ کی سرپرستی میں سال 2007ء میں جمہوریہ ترکمانستان میں اس کا پہلا مرکز قائم کیا۔ جس کا نام مرکز برائے حفاظتی سفارتکاری رکھا گیا۔ اس مرکز کا کام سیاسی صورتحال کا جائزہ لیتے رہنا اور ممکنہ تنازعات واختلافات پر نظر رکھنا تاکہ ان کی روک تھام کی جاسکے، اور تمام مسائل اور جھگڑوں کے سمجھوتے اوران کے مناسب حل کے مشورے دیئے جاسکیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ حفاظتی سفارتکاری کے استعمال اور اس پر عمل پیرا ہو کر معاشرتی مشکلات کے مطالعے، بیرونی عناصر کی جانب سے پھیلائے جانے والے گمراہ کن افکار، یا نوجوان نسل کو نشے کی لت میں مبتلا کرنے، یا تشدد و دہشت گردی کی حوصلہ افزائی یا ذرائع ابلاغ و معلومات کے مختلف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طریقوں سے معاشرتی یکجہتی کو نقصان پہنچانے اور اس کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے، اسی طرح ٹی وی چینلوں اور کیبل نٹ ورک کے وجہ سے پیدا ہونے والے چیلنجوں سے نمٹنے اور ان مشکلات کو حل کرنے میں اس سے بہت مدد مل سکتی ہے۔ اس مقصد کے لئے حکومت کو ایک خصوصی کمیٹی تشکیل دینا ہوگی جس کے اراکین میں اسلامی علوم سے بہرہ مند لوگ، سیاست اور اقتصادی امور کے ماہرین، نفسیاتی و معاشرتی علوم جاننے والے، فوجی اور دفاعی شعبے میں کام کرنے والوں کے ساتھ ساتھ میڈیا اور انٹرنیٹ کے ماہر افراد شامل ہوں، یہ کمیٹی معاشرے اور نوجوانوں کو درپیش مشکلات خطرات اور منفی پہلوؤں پر نظر رکھتے ہوئے ان کے رونما ہونے سے بیشتر ہی ان کے انسداد کیلئے تجاویز پیش کرے، یا اگر رونما ہو جائیں تو ان کی مکمل بیخ کنی تک ان کا قلع قمع کرنے کی کوششیں کرتی رہے، اور آگہی، بات چیت، مکالمے اور افہام و تفہیم جیسے حفاظتی طریقے اختیار کرتے ہوئے ان کے اسباب واثرات کے تدارک میں مصروف رہے، تاکہ مستقبل میں معاشرے کو ایسی آفات اور خطرات سے محفوظ بنانا ممکن ہو سکے۔

مشکلات کے حقیقی حل کے تلاش کے لئے سمجھداری اور منطق سے سرانجام دی جانے والی حفاظتی سفارتکاری معاشرے کو تنازعات، آفات و خطرات، فتنوں، برائیوں اور تمام منفی رجحانات سے بچاؤ میں اہم کردار ادا کرتی ہے اور اجتماعی، سیاسی اور اقتصادی زندگی میں پیدا ہونے والی بدامنی اور عدم استحکام کے رونما ہونے سے پہلے ہی اس کی روک تھام میں مدد دیتی ہے۔

موضوع کی اہمیت کے پیش نظر کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

بابِ اول:

اس باب میں سفارتکاری کی تعریف و تاریخ اس کی اقسام و خصوصیات، عہد نبوی اور خلفائے راشدین کے دور سے اسلامی سفارتکاری پر عمل کو زیر بحث لایا گیا ہے تاکہ سفارتکاری کے بنیادی قوانین کو بحیثیت عمومی بیان کیا جائے، یہ باب گویا ہمارے موضوع کا ایک دیباچہ اور بطور تمہید ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب دوم:

باب دوم میں حفاظتی سفارتکاری کی تعریف اور معاشرتی مسائل کے حل میں اس کے استعمال کی صورتیں، تنازعات کی روک تھام اور انہیں لڑائی جھگڑوں میں بدلنے سے روکنا شامل ہیں۔ حفاظتی سفارتکاری کی تعریف کرتے ہوئے میں نے ان طریقوں کا بھی ذکر کیا ہے جو معاشرتی مشکلات اور مسائل کے حل میں سلامتی واستحکام کا حصول ممکن بناتے ہیں۔ اس کے بعد میں نے اس سفارتکاری کے اغراض ومقاصد اور اس کے اثرات کا بھی جائزہ لیا ہے۔

میں نے اس موضوع کا علمی انداز میں جائزہ لیا ہے اور احادیث کو بیان کرتے ہوئے تمام موضوعات کو مرتب انداز میں پیش کیا تاکہ حوالہ جات دیکھنے میں آسانی وسہولت رہے، میں نے کتاب کو آسان عبارتوں اور آسان پیرائے میں بیان کیا تاکہ اسے پڑھنے والوں کے لئے فائدہ مند اور قیمتی بنایا جاسکے اگر آپ کو یہ کتاب پسند آئے اور بھلی لگے تو یہی میری خواہش اور منزل مقصود ہے، اگر ایسا نہ ہو تو میں معذرت خواہ ہوں کہ کمال تو صرف اللہ تعالی شانہ کے لئے ہے۔

اللہ تعالی سے مدد اور راہنمائی کے لئے دعا گو ہوں۔

عبدالعزیز ابراہیم صالح الغدیر

ریاض، جمادی الاول 1433ھ اپریل 2012ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب اول

سفارتکاری اور اس کی تاریخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب اول: سفارتکاری اور اس کی تاریخ

اول: سفارتکاری کی تعریف

دوم: سفارتکاری کی تاریخ

سوم: اسلامی سفارتکاری کی تاریخ

چہارم: عہد نبوی کی سفارتکاری اور اس کی خصوصیات

پنجم: خلافت راشدہ اور مابعد کے ادوار کی سفارتکاری

ششم: اسلامی سفارتکاری کے اغراض و مقاصد

ہفتم: ایک سفارتکار کے اوصاف

ہشتم: ایک سفارتکار کی ذمہ داریاں اور استثناء

1. سفارتکاروں کے فرائض
2. سفارتکاروں کی ذمہ داریاں
3. سفارتکاروں کی خصوصیات و استثناء

نہم: سفارتکاری کی اقسام

1. انسانی سفارتکاری
2. عوامی سفارتکاری
3. حفاظتی سفارتکاری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اول

سفارتکاری کی تعریف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفارتکاری کی تعریف

سفارتکاری Diplomacy/Diplomatic ایک یونانی لفظ ہے جو لفظ (ڈپلومہ) Diploma سے مشتق ہے جس کا مطلب ملک کے بادشاہ کی طرف سے جاری شدہ وہ لپٹی ہوئی سند ہے جو حامل کو خصوصی مراعات کا حقدار بناتی ہے، اس سے مراد ایک سرکاری سند یا سرٹیفکیٹ ہے جو ایک ایلچی کے لئے ہدایات اور اس کی ذمہ داریوں پر مشتمل اور سربراہ ملک کی جانب سے جاری شدہ سفارشات پر مبنی ہوتا ہے تاکہ حامل اسے پیش کر کے اپنا استقبال کروا سکے اور مختلف علاقوں میں بآسانی نقل و حرکت کر سکے، اس سند اور سرٹیفکیٹ کی ایک مخصوص شکل و صورت ہوتی ہے، بعد ازاں اس لفظ کا مفہوم کئی معانی میں مستعمل ہونے لگا جن میں سے:

1. پیشہ
2. مذاکرات
3. محبت و شائستگی
4. خارجہ پالیسی... شامل ہیں

بحیثیت علم سفارتکاری کے کچھ قواعد اور بحیثیت فن کچھ اصول اور بحیثیت پیشہ کچھ روایات ہیں، جس کا مطلب ملکوں اور تنظیموں کے مابین تعلقات کو استوار کرنا اور انہیں بہتر بنانا ہے تاکہ ملکوں کے مابین تعلقات سے بہتر مقاصد حاصل کئے جا سکیں اور سیاسی، اقتصادی اور سلامتی سے متعلق عظیم تر اہداف حاصل کئے جا سکیں۔ اور جیسا کہ "چارلس روز" نے اپنی کتاب فن سفارتکاری میں بیان کیا، سفارتکاری کا زیادہ تر انحصار کئی خصوصی قابلیتوں پر ہوتا ہے ان میں سمجھداری، تہذیب، شعور، زیرکی، فراست، حکمت، موقع شناسی، ہوشیاری، تدبیر اور اخلاص شامل ہیں۔

اہل دانش اس بات پر متفق ہیں کہ سفارتکاری ایک علم اور فن ہے، علم اس اعتبار سے کہ اسے پڑھا، سیکھا اور اس کے قوانین و اصولوں کو جانا جاتا ہے، اور فن اس اعتبار سے کہ یہ ایک حساس پیشہ ہے۔ ایک سفارتکار کو اپنی ذمہ داریوں سے باحسن و خوبی عہدہ برا ہونے کے لئے خصوصی مہارتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ سفارتکاری کے لئے ملکوں کے باہمی تعلقات کا بنظر عمیق مطالعہ، دوطرفہ مفادات،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملکوں کے مابین ہونے ہوالے معاہدوں اور ماضی وحاضر میں طے پاجانے والی دیگر بین الاقوامی دستاویزات سے باخبر رہنا ضروری ہوتا ہے۔

سفارتکاری کی جامع تعریفوں میں سے یہ ہے کہ " یہ ایسے تصورات، قواعد، کارگزاریوں، قوانین، انتظامات اور بین الاقوامی روایات کے مجموعے کا نام ہے جو ملکوں اور مختلف بین الاقوامی اداروں اور سفارتکار نمائندوں کے مابین تعلقات کو مربوط بناتے ہیں تاکہ ملکوں کے عظیم تر سیاسی اقتصادی اور سلامتی سے متعلق مفادات کا تحفظ کیا جاسکے اور باہمی روابط، تعلقات، سیاسی مذاکرات اور بین الاقوامی معاہدے سرانجام دیئے جاسکیں۔[1]

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کی تعریف یوں فرمائی کہ (اگر لوگوں اور میرے درمیان (رابطہ کے لئے) ایک بھی بال ہو تو میں اسے نہ کاٹوں، اگر لوگ اسے ڈھیلا چھوڑ دیں تو میں اسے سخت کردوں اور اگر وہ اسے سخت کریں تو میں اسے ڈھیلا چھوڑ دوں)۔

اور سابقہ امریکی وزیر خارجہ نے اس کی تعریف میں کہا کہ یہ : (مذاکرات کے ذریعے اختلافات میں گنجائش پیدا کرنا ہے)۔

"ارنست ساتو" نے اس کی تعریف یوں بیان کی کہ : (یہ خود مختار ممالک کی حکومتوں کے مابین تعلقات کو انتہائی سمجھداری اور مہذب انداز میں مربوط کرنے کا نام ہے)۔ "چارلس کالفو" کا کہنا ہے کہ یہ (ملکوں کے باہمی مفادات سے پیدا ہونے والے تعلقات کا علم ہے جو بین الاقوامی قوانین اور معاہدوں کے اصول وضوابط کی معرفت، قوانین واتفاقات اور روایات کی پہچان کے علاوہ تعلقات کا علم اور مذاکرات کا ہنر یا قیادت وراہنمائی کا فن ہے۔

(1) ملاحظہ ہو: سیاسی انسائیکلوپیڈیا حصہ دوئم ص658، المؤسسة العربية للدراسات والنشر، بیروت 1987م۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ:

سفارتکاری بحیثیت علم ایک ملک سے دوسرے ملک یا ایک براعظم سے دوسرے براعظم میں تبدیل نہیں ہو جاتی، لیکن ہر ملک کے لئے اس کے اہداف، مفادات یا اس کی سرانجام دہی کے طریقہ کار میں اختلاف ہو سکتا ہے۔ خارجہ پالیسی کے مقاصد کے حصول کے لئے سرانجام دیئے جانے والے وسائل میں یہ ایک بنیادی وسیلہ ہے جس کا مقصد مختلف ذرائع سے تاثیر اور تائید حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ حکومتوں کو معلومات بہم پہنچانا اور ان کے ساتھ مذاکرات کرنا ہے۔ سفارتکاری کے معنی ملکوں کے مابین تعلقات بڑھانا اور مختلف میدانوں میں ترقی حاصل کرنا اور بیرون ممالک میں اپنی رعایا اور اپنے ملکی مفادات کا دفاع کرنا اور مختلف پروگراموں اور محافل میں اپنے ملک کی نمائندگی کرنا ہے۔[1]

(1) سابقہ حوالہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوم

سفارتکاری کی تاریخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفارتکاری کی تاریخ

زمانہ قدیم سے ہی سفارتکاری کا نظام لوگوں اور قوموں میں معروف و مقبول رہا ہے، ان وقتوں میں ایلچی اور سفراء جزء وقتی ذمہ داریاں سرانجام دیتے، اور پھر جونہی مقصد پورا ہوتا ذمہ داری بھی مکمل ہو جاتی، جیسے کوئی معاہدہ کرنا یا کوئی پیغام پہنچانا۔ کام مکمل کرنے پر اس کی ڈیوٹی ختم ہو جاتی۔

لیکن مروجہ سفارتکاری جو کل وقتی ہے اس کا ظہور سترھویں صدی عیسوی میں ہوا، جبکہ اصل سفارتکاری مذاکرات، سلامتی کے معاملات اور بین الاقوامی تعلقات کی صورت میں عرصہ قدیم سے ہی متعارف ہے۔[1]

سفارتکاری کی تاریخ کے بارے میں دو آراء ہیں:

پہلی رائے کے مطابق یہ زمانہ قدیم سے ہے جس کی تاریخ ابتدائی قبائلی ادوار اور پہلی انسانی جماعتوں تک پہنچتی ہے جب ان کے درمیان اس زمانے کے مخصوص طریقوں اور قوانین کے مطابق جنگ و امن اور صلح کے معاہدے کئے جاتے۔ اس کے نقوش فراعنہ اور آشوریہ زمانوں کے آثار میں دکھائی دیتے ہیں ان کی جھلک چین، ہندوستان، یونان اور رومن تاریخوں میں دیکھی جاسکتی ہے۔ مشرق قریب کی قدیم تہذیب کی تاریخ بتلاتی ہے کہ سفارتکاری کا سورج دورِ فراعنہ اور میسوپوٹامیا کی تہذیبوں میں طلوع ہوا، ان دنوں بین الاقوامی تعلقات مصر، شام، ملک فارس یہاں تک کہ ہندوستان اور چین تک پھیلے ہوئے تھے، اور سفارتکاری و بین الاقوامی تعلقات بادشاہوں اور شہنشاہوں کی جانب سے وضع کردہ خارجہ پالیسی کو کامیاب بنانے کے لئے سرانجام دیئے جاتے۔ اسی طرح تمام عمومی و خصوصی مشکلات کا حل ان معاہدوں کے ذریعے نکالا جاتا جو دونوں جانب کے ایلچی یا فرستادے طے کیا کرتے تھے۔

قدیم چین نے سفارتکاری کو متعارف کروایا اور اپنے فلسفیانہ نظریات کی روشنی میں اس کے اصول و ضوابط وضع کئے، پھر اس کو عظمت اور تقدس کا رنگ دیا جس کا منبع بدھ مت براہمن سے پھوٹتا ہے جو ہندومت یا ہندوازم کے نام سے پہچانا جاتا ہے، زیادہ تر ہندوستانی ہندومت کے ہی پیروکار ہیں۔ اس کے

(1) بین الاقوامی تعلقات کے اصول، ڈاکٹر عدنان امام سید، صفحہ 125 دار امواج، بیروت، 2003، دوسرا ایڈیشن۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد یونانیوں نے مسائل کے حل کے لئے صلح جوئی اور رضامندی اور علی الاعلان معاہدوں کے ذریعے سفارتکاری رابطوں کا ایک نظام مرتب کیا۔ جبکہ رومی بھی معاہدوں کی اہمیت سے باخبر تھے جنہوں نے ان معاہدوں کے احترام و تقدس کو بین الاقوامی تعلقات کے استحکام کے لئے بنیاد قرار دیا، لیکن تاریخ بتلاتی ہے کہ رومیوں نے سفارتکارانہ ذرائع استعمال کرنے کے بجائے طاقت کے استعمال کو فوقیت دی۔ سلطنت روم کے خاتمے کے بعد بازنطینی آئے، وہ سفارتکاری میں بہت ماہر نکلے انہوں نے مذاکرات کا راستہ اختیار کیا اور پڑوس، قبائل اور قوموں کو رشوتیں اور تحفے تحائف دے کر ان کی دوستیاں خریدیں، انہوں نے (سفارتی خطاب) کے بجائے (سفارتی مبصرین) کا طریقہ کار اپنایا۔ اس طریقہ کار کے لئے ایک ماہر تجربہ کار سفارتکار شخصیت کا سہارا لیا جاتا ہے، بازنطینی وہ پہلے لوگ تھے جنہوں نے قسطنطینیہ میں خارجہ امور کے لئے ایک باقاعدہ دفتر کی داغ بیل ڈالی، جو ان ممالک جن میں سفیر تعینات ہیں کی داخلی صورت حال کے متعلق رپورٹیں تیار کرتا۔

دوسری رائے کے مطابق سفارتکاری کی تاریخ پشپ روم یعنی (Roman /Holy See Catholic Church) کے زمانے سے شروع ہوئی، بایں طور کہ اٹلی میں سفارتکاری کا پہلا قدم پشپ کی سفارتکاری سے رکھا گیا، جس کے لئے اٹلی میں پہلے دفتر کا قیام عمل میں لایا گیا اس دفتر میں سال 883ء سے 1797ء تک کے تمام معاہدوں اور دستاویزات کو جمع کیا گیا، اٹلی کے بہت سے شہر سفارتکاری کی وجہ سے مشہور ہوئے جس میں پندرھویں صدی عیسوی کی "بندوق سفارتکاری" بطور خاص مشہور ہے۔ اسی طرح میلانو میں سفارتکاری (بلیڈ کی سفارتکاری) کے نام سے معروف ہوئی، اس سفارتکاری کے لئے چودھویں صدی عیسوی میں ظاہری معاملات اور خفیہ خط و کتابت کے لئے خصوصی اصطلاحات وضع کی گئیں[1]۔ لیکن یہ بات یقینی ہے کہ سفارتکاری زمانہ قدیم سے باہمی مفادات کی خاطر قرب و جوار کی انسانی جماعتوں کے ساتھ روابط استوار کرنے اور مفاہمت پیدا کرنے کے لئے بطور ایک فعال ذریعہ استعمال ہوتی رہی ہے، گویا یہ ایک ایسا طریقہ کار یا اسلوب بیان یا پھر ایک اجتماعی سلوک تھا جو مفاہمت اور مفادات کے تبادلے اور امن و سلامتی کے لئے استعمال کیا جاتا۔ چہ جائیکہ وقت گزرنے کے

(1) ملاحظہ ہو ویب سائٹ www.almolltaqa.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ ساتھ سفارتی تعلقات کی شکل وصورت مختلف ہوتی رہی لیکن (حصول مقاصد، ذرائع کے استعمال اور مرتب ہونے والے نتائج) کے حوالے سے اس میں ایک طرح کی ہمسری رہی۔ دنیا بھر میں اسٹریٹیجک اہمیت کا حامل ہونے کی وجہ سے اہل عرب کا شمار ان قوموں میں ہوتا ہے جنہوں نے زمانہ جاہلیت سے ہی سفارتی تعلقات اور مذاکرات کی راہ اختیار کر رکھی تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوم

اسلامی سفارتکاری کی تاریخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی سفارتکاری کی تاریخ

سفارتکاری قوموں اور جماعتوں کی اقدار، ان کی تہذیب وثقافت، دینی عقائد و نظریات اور افکار کی عکاس ہوتی ہے۔ یہ ماضی کی تصویر، دور حاضر کا آئینہ اور مستقبل کی عکاس ہوتی ہے۔

سفارتکاری ایسے بنیادی اصولوں پر استوار ہوتی ہے جو ملک کے سیاسی وجود کے غماز، اس قوم کے ترجمان، اس کے مفادات کے نگہبان اور بیرون ممالک میں اس کے تشخص کی پہچان ہوتے ہیں۔[1]

امت مسلمہ بھی باقی قوموں کی طرح ایک امت ہے جو اپنے خول میں بند ہو کر نہیں رہ سکتی، اس امت کو بھی اپنے مفادات کے حصول، معاہدوں کی پاسداری اور مسائل کے حل کیلئے دوسروں کے ساتھ معاملات طے کرنے کی ضرورت ہے۔ اسلامی ممالک ہوں یا غیر اسلامی ممالک اسلام کسی کے ساتھ سیاسی تعلقات قائم کرنے سے منع نہیں کرتا، کیونکہ ملت اسلامیہ کے عظیم تر مقاصد کے حصول کی خاطر انہی تعلقات کی بدولت سفارتی نمائندگی اور سفیروں کا تبادلہ ہوتا ہے۔ امن وسلامتی کے حصول کے ساتھ ساتھ مذاکرات، بقائے باہمی اور قوموں کے مابین تعاون کو پائیدار بنانے کی خاطر سرانجام دی جانے والی سفارتکاری کی اقدار و خصوصیات اسلامی تعلیمات واخلاقیات سے مترشح ہیں۔

بنابریں اسلام میں سفارتکاری ان قواعد واحکامات کے مجموعے کا نام ہے جو شریعت اسلامیہ سے ہم آہنگ ہوں۔ جس کا تقاضا یہ ہے ایک ملک ہر طرح کے حالات وواقعات میں اپنے مفادات کے تحفظ کی خاطر دیگر ممالک کے ساتھ تعلقات استوار رکھے۔

(1) مکالمے اور امن کے لئے اسلامی سفارت کاری کا کردار، ڈاکٹر عبدالعزیز التویجری، مطبوعات اسلامی تنظیم برائے تعلیم، سائنس اور ثقافت (ISESCO) سال 1430ھ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہارم

عہد نبوی ﷺ میں سفارتکاری اور اس کی خصوصیات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عہد نبوی ﷺ میں سفارتکاری اور اسکی خصوصیات

روابط اور تعلقات استوار کرنے کے لئے سفارتکاری کی اہمیت نبی کریم ﷺ کے دور سے ہی ہویدا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے پڑوسی ممالک کی جانب اپنے سفیر اور ایلچی روانہ فرمائے، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کسری، قیصر، نجاشی، اکیدر دومہ اور ہر ایک طاقتور بادشاہ کی جانب خطوط لکھے اور انہیں اللہ تعالی کی طرف بلایا[1]۔

نبی کریم ﷺ نے جن تاریخوں میں اپنے ایلچی روانہ فرمائے ان کا تعین حدیث وتاریخ کی کتابوں میں موجود ہے، مثلاً ابن سعد نے طبقات میں کئی صحابہ کرامؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ جس وقت نبی کریم ﷺ ہجرت کے چھٹے سال ذی الحجہ کے مہینے میں حدیبیہ سے واپس لوٹے تو آپ ﷺ نے بادشاہوں کی طرف اپنے فرستادے روانہ فرمائے آپ ﷺ نے انہیں اسلام کی دعوت دی۔ جب آپ ﷺ نے انہیں خط لکھے، تو آپ سے کہا گیا کہ بادشاہ اسی خط کو پڑھتے ہیں جس پر مہر لگی ہو تو آپ ﷺ نے اسی دن سے چاندی کی انگوٹھی پر مہر بنوالی، جس پر تین سطریں کندہ تھیں (محمد رسول اللہ) آپ ﷺ نے خطوط پر اسی انگوٹھی سے مہر لگائی، اور ایک ہی دن میں چھ آدمیوں کو روانہ کیا، اس دن محرم الحرام سن سات ہجری تھی، ان آدمیوں میں سے ہر ایک ان لوگوں کی زبان سے واقف تھا جن کی جانب اسے روانہ کیا گیا، پہلا شخص جسے حضور اکرم ﷺ نے روانہ فرمایا وہ حضرت عمر بن امیہ الضمریؓ تھے جنہیں نجاشی کی طرف بھیجا گیا۔

اس کے بعد ابن سعد نے ان چھ سفراء کا تذکرہ کیا جنہیں ہم اوپر بیان کر چکے، ان سفراء کے علاوہ باقی وہ لوگ جنہیں آپ ﷺ نے روانہ فرمایا ان میں: حضرت دحیہ کلبیؓ ہیں جنہیں ہرقل بادشاہ روم کی طرف روانہ کیا گیا[2]، اور حضرت عبد اللہ بن حذافہ السہمیؓ ہیں جنہیں کسری بن ہرمز کی طرف بھیجا گیا، ان کے علاوہ حضرت عمرو بن العاصؓ کو عمان کے بادشاہ جیفر وعبد ابنی الجلندی بن المستکبر کی طرف، حضرت شجاع بن وہبؓ کو دمشق کے بادشاہ حارث بن شمر الغسانی کی طرف، حضرت سلیط بن عمرو

(1) امام مسلم نے اسے اپنی صحیح میں (1774) نمبر پر، ابن حبان نے (6553) نمبر پر، ترمذی نے (2716) پر، اور ملاحظہ ہو ابن سعد کی کتاب الطبقات الکبری بعنوان حضور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العامریؓ کو یمامہ کے بادشاہ ہوذہ بن علی الحنفی کی طرف اور حضرت المہاجر بن ابی امیہ المخزومیؓ کو یمن کے بادشاہ حارث بن عبد کلال الحمیری کی طرف بھیجا[1]۔

ان ایلچیوں کو خطوط اور ایسی دستاویزات دے کر بھیجا گیا جو ان کی نمائندگی کی تائید کرتے ہوئے ان کی نمائندگی کا مقصد بھی واضح کرتے اور وہ مقصد اسلام کی دعوت اور اسلام کے پیغام کو دنیا میں پھیلانا تھا۔

آپ ﷺ کے زمانے میں ایلچیوں اور فرستادوں کا تعین کئی صفات اور شرائط کو مد نظر رکھ کر عمل میں لایا جاتا، مثلاً شریعت کا عالم ہونا، وسیع معلومات، حکمت و دانائی، سمجھداری، تہذیب، مہارت، خوش اسلوبی، خوبصورتی کے ساتھ، خوش کلامی اور بات چیت کا سلیقہ اور مہارت شامل ہیں کہ لوگ ان کی کارکردگی دیکھ کر ان کے گرویدہ ہو جائیں ان کی آنکھوں میں وقار، دلوں میں شجاعت ان کی سوچوں اور محسوسات میں ایک وزن اور استحکام ہوتا۔ مثلاً حضرت دحیہ کلبیؓ جو لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت تھے، اور کبھی کبھار حضرت جبرائیل وحی لے کر ان کی شکل میں آتے[2]۔ اسی طرح حضرت عمرو الضمریؓ عرب کے ان چند لوگوں میں شمار ہوتے ہیں جو سخاوت و شرافت اور جرات و شجاعت میں نمایاں مقام کے حامل تھے، سیرت میں آپ کے بے پناہ کارنامے ذکر ہیں[3]۔

حضرت عمر بن العاصؓ کا شمار عرب کے انتہائی زیرک لوگوں میں ہوتا، اسلام لانے سے پہلے آپؓ اہل عرب کے سفیر ہوا کرتے۔ آپؓ ایک بہادر سپہ سالار تھے، نبی کریم ﷺ آپؓ کو بہادری اور سمجھداری کی وجہ سے ہمیشہ اپنے قریب بٹھاتے۔ آپ کو غزوہ ذات السلاسل کی ذمہ داری سونپی گئی اور حضرت ابو بکر صدیقؓ اور ابو عبیدہؓ جیسے جلیل القدر صحابہ کرامؓ کا امیر منتخب کیا گیا، اور اس کے بعد آپ کو عمان کا حاکم مقرر کیا گیا[4]۔ حضرت عبداللہ بن حذافہ السہمیؓ ایک بہادر اور سمجھدار شخص تھے، آپ فارس کے بادشاہ کسری اور روم کے بادشاہ قیصر سے ملے۔

(1) طبقات ابن سعد وزاد المعاد، سابقہ صفحات

(2) الإصابة فی تمییز الصحابة حافظ ابن حجر عسقلانی 162/2 (دار الکتب العلمیہ، بیروت)۔

(3) سابقہ حوالہ 285/4

(4) سابقہ حوالہ 3-2/5

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیصر کے ساتھ آپ کو ایک عجیب واقعہ بھی پیش آیا[1]۔

حدیث شریف میں ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کوئی خط بھیجو تو اسے خوبصورت اور اچھے نام والے کے ہاتھ بھیجو[2]۔

حضور اکرم ﷺ اور خلفائے راشدینؓ کے زمانے میں سفارتکاری کے لئے مخصوص الفاظ استعمال کئے جاتے، اور وہ ہیں "سفارت کار، فرستادہ اور ڈاک"۔ ان میں کافی حد تک مماثلت ہے یہ اور بات ہے کہ اس سفارتکاری کا زیادہ تر مقصد اسلام کی دعوت دینا ہوتا تھا۔

نبی کریم ﷺ کی سفارتکاری درج ذیل خصوصیات کی حامل تھی:

(1) تاریخ میں پہلی بار سفارتکاری کا رخ ہدایت اور اصول واقدار کی دعوت کی جانب موڑا گیا، اسلام سے پہلے ملکوں کے مابین سفارتی تعلقات صرف اور صرف مادی نوعیت کے یا باہمی تعلقات کی راہ ہموار کرنے کے لئے یا کسی معاہدے یا صلح کی غرض سے استوار کئے جاتے، لیکن آپ ﷺ کی سفارتکاری میں یہ سب کچھ یکسر تبدیل ہو کر رہ گیا۔

(2) سفیروں اور پیغام رسانوں کو تمام لوگوں کی جانب بھیجا جاتا، نبی کریم ﷺ نے اسکی بنیاد رکھی اور صحابہ کرامؓ نے اس سے یہی نتیجہ اخذ کیا کہ ہدایت کی طرف راہنمائی کرنا کسی قوم یا جماعت تک محدود نہیں بلکہ اس کا مقصد دنیا بھر کے تمام لوگوں تک اس پیغام کو پہنچانا ہے، یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ایلچی اطراف عالم کی جانب اور تمام حکمرانوں اور بادشاہوں کی طرف روانہ فرمائے۔ مجموعی طور پر یہ تمام سفارتی مشن انسانی تاریخ میں ایک اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتے تھے۔ جنکی بدولت اسلام دنیا بھر میں خوب پھلا پھولا اور اسے عددی برتری حاصل ہوئی۔ اس سے اسلام ہر دل کا حصہ اور ہر مسلمان کا اوڑھنا بچھونا بن گیا۔

(3) آنحضرت ﷺ اپنے دور کے بادشاہوں اور حکمرانوں تک پیغام رسانی کے لئے سفیروں کے انتخاب میں انتہائی احتیاط سے کام لیتے، آپ ﷺ نے اسلام لانے میں پہل کرنے والوں اور مضبوط ایمان والوں میں سے ایسے لوگوں کا انتخاب فرمایا جن کی قابلیت، عقلمندی اور انداز گفتگو کی ہر کوئی گواہی

---

(1) سابقہ حوالہ 56/4 اور ڈاکٹر عبدالرحمن الباشا کی کتاب صور من حیاۃ الصحابہ (دار النفائس، بیروت 1412ھ)۔

(2) بزار نے اسے اپنی مسند (ص 242-زوائدہ) میں اور ابن ابی شیبہ نے (80033) پر اور الطبرانی نے الاوسط میں اسی طرح مجمع الزوائد میں 47/8 پر ذکر کیا۔ ملاحظہ ہو البانی کی کتاب السلسلة الصحيحة 182/3 نمبر 1186۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتا۔ وہ لوگ جن لوگوں اور علاقوں کی طرف بھیجے جاتے ان کے بارے میں مکمل معلومات رکھتے اور جو ان کی زبان جانتے اس لئے وہ اپنے مشن میں حد درجہ کامیاب ہوتے۔ یہ اہتمام آپ ﷺ کی کامیاب سفارتکاری کا غماز تھا۔

(4) آپ ﷺ دنیا کے بادشاہوں کو خطوط لکھتے وقت ان القاب اور ان اوصاف کا پاس رکھتے جن سے وہ قومیں اپنے حکمرانوں کو پکارتی تھیں۔ آپ ﷺ حقارت اور توہین آمیز القابات کبھی نہ لکھتے۔ حضور ﷺ کے حکمرانوں کو لکھے گئے خطوط کا مطالعہ کرنے والا شخص بخوبی آگاہ ہوگا کہ آپ ﷺ نے ہرقل کو اس طرح مخاطب فرمایا(محمد رسول اللہ کی جانب سے روم کے سربراہ ہرقل کی طرف) اور کسری کو یوں مخاطب فرمایا(محمد بن عبد اللہ کی جانب سے فارس کے سربراہ کسری کی طرف) اور نجاشی کو (محمد رسول اللہ کی طرف سے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی طرف) اور مقوقس کو(محمد بن عبداللہ ورسول اللہ کی جانب سے مصر کے سربراہ مقوقس کی طرف) جیسے القاب سے پکارا۔ آپ ﷺ نے خطوط میں انہیں ان کی عوامی ذمہ داریوں کا احساس دلایا اور ہدایت و گمراہی ہر دو صورتوں میں ان کی اہمیت بیان فرمائی، آپ ﷺ نے ہرقل سے فرمایا: (اسلام لے آؤ اللہ تعالی تمہیں دہرا اجر دیں گے، اور اگر منہ موڑو گے تو تم پر اریوس کے گناہ ہوں گے۔ اور آپ ﷺ نے کسری کو لکھا (اسلام لے آؤ، سلامتی پاؤ گے، اور اگر انکار کرو گے تو تم پر قوم مجوس کے گناہ ہوں گے)[1]۔

(5) رسول اکرم ﷺ نے اپنے زمانے کے رسم ورواج کے مطابق ملکوں کے تعلقات معاہدوں اور مشن کی عزت واحترام کی ہمیشہ پاسداری فرمائی، آپ ﷺ ان لوگوں کے ایلچیوں کا بھی خوش دلی سے استقبال فرماتے جنہوں نے آپ ﷺ پر ایمان نہیں لایا۔ آپ ﷺ نہ صرف ان کی جانوں اور سامان کی حفاظت فرماتے بلکہ مہمان خانے میں ٹھہراتے اور ان کی ضرورتوں کا خیال رکھتے، انہیں اسلام کی دعوت دیتے، اور اگر وہ اسلام لے آتے تو جب تک وہ سفیر ہوتے انہیں اپنے پاس رکنے کی اجازت نہ دیتے، اس کے بعد جس کی مرضی ہوتی واپس آ جاتا۔ ابو رافع کہتے ہیں کہ میں قریش کا ایک خط لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، جب میں نے آپ کے چہرہ انور کو دیکھا تو اسلام کی طرف میرا دل راغب ہو گیا، میں نے آپ ﷺ سے کہا کہ میں ان کی طرف واپس کبھی نہیں جاؤں گا، تو آپ

(1) زاد المعاد 3/ 71

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے فرمایا: "میں وعدہ خلافی نہیں کرتا اور نہ ہی پیغام لانے والوں کو اپنے پاس روکتا ہوں، تم واپس چلے جاؤ، اگر وہاں جا کر بھی تمہارے دل میں اسلام کی یہی حالت ہو تو واپس آ جانا۔ ابو رافع کہتے ہیں کہ میں واپس چلا گیا اور بعد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس لوٹ آیا اور مسلمان ہو گیا[1]۔

(6) حضور ﷺ نے اپنے سفیروں اور ایلچیوں کو بین الاقوامی معاہدے کرنے کا اختیار دے رکھا تھا، اور اس بات کی تاکید فرمائی تھی کہ معاہدوں کی پاسداری اسلامی تعلیمات کی روح رواں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: "مسلمانوں کی ذمہ داریاں مشترکہ ہیں ہر ایک کو اس کی کوشش کرنی چاہئے"[2]۔

یہ وہ سفارتکاری ہے جس کے قوانین واصول نبی کریم ﷺ نے مرتب کئے اور اسے اپنی سیاسی و عملی زندگی کا حصہ بنا کر اسے لوگوں کے سامنے پیش کیا، یہ دنیا بھر کے لوگوں کے لئے ایک کھلی کتاب ہے اور آپ ﷺ کے بعد آنے والے تمام خلفائے راشدین سراہ ابان مملکت، حکمران اور داعی حضرات کے لئے بہترین نمونہ ہے[3]۔

---

(1) ابو داود نے الجہاد میں (2758) (مطبوعہ دار الحدیث، بیروت 1391ھ) پر، اور نسائی نے الکبری میں (8674) پر اور حاکم نے المسند میں (598/3) پر روایت کیا اور یہ صحیح روایت ہے۔

(2) مسلم شریف (1370) ترمذی شریف (2127) اور بخاری شریف (3172)

(3) "الدبلوماسیہ فی الاسلام" اسلام میں سفارتکاری، مصنف عز الدین الخطیب۔ المعہد الدبلوماسی الاردنی، اشاعت دوم 1998ء۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پنجم

خلفائے راشدین اور مابعد کے زمانوں کی سفارتکاری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلفائے راشدین اور مابعد کے زمانوں کی سفارتکاری

حضورِ اکرم حضرت محمد ﷺ کے دنیا سے وصال فرما جانے کے بعد خلفائے راشدین اس سفارتکاری کے نہج واصول کی حفاظت فرماتے رہے جس کی داغ بیل آنحضرت ﷺ نے ڈالی تھی، سفارتکاری کا یہ مشن آپ ﷺ کے بعد اسلامی فتوحات کے زمانے میں بھی جاری وساری رہا۔

یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا اور اسلامی سفارتکاری اموی دور خلافت اور اس کے بعد عباسی دور خلافت میں حالت جنگ وامن میں رواں دواں رہی، اور ہدایت کی دعوت اور انسانی بھلائی وترقی میں اپنا کردار ادا کرتی رہی۔ سفارتکاری کے کارہائے نمایاں میں سے ہارون الرشید کا ایلچیوں کو تحفے تحائف اور اسلامی نادر چیزیں دے کر ارسال کرنا ہے، ان تحفوں میں سے ایک تحفہ دنیا کی وہ پہلی گھڑی بھی ہے جو انہوں نے فرانس کے بادشاہ چارلس کو بطور تحفہ بھیجی، یہ تحفہ بادشاہ اور اس کے درباریوں کو بہت پسند آیا، وہ لوگ مسلمانوں کی اُس دور کی جدید تر ایجادات، عظیم تہذیب اور علمی ترقی کو دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ "الشعبی" اور "یحی الغزال" کا شمار اموی دور اور "نصر بن الازہر" کا شمار عباسی دور کے مشہور سفراء میں ہوتا ہے۔

اسلامی ممالک نے سفیروں اور فرستادوں کے استقبال ورخصتی کے مواقع پر خصوصی پروگرام منعقد کرنے کی روش متعارف کروائی، جن میں سفیروں کا گرمجوشی سے استقبال کیا جاتا اور انہیں عزت واحترام سے نوازا جاتا، ان کے لئے سٹیج سجائے جاتے، شاندار تقاریب منعقد ہوتیں، خوشیوں کے شادیانے بجائے جاتے، اور آنے والوں کے دلوں کو مرعوب کیا جاتا تاکہ وہ مسلمانوں کے بارے میں اچھے تاثرات اور نقوش اپنے بادشاہوں، ملکوں اور عوام تک پہنچا سکیں۔ ایسی تقریبوں کا مطمع نظر سیاسی مقاصد کا حصول اور طاقت اور اپنی بڑائی کا اظہار ہوتا تھا۔

اکثر ایسا ہوتا کہ سفیر کو کسی خاص جگہ ٹھہرایا جاتا جہاں وہ آرام کرتا اور پھر وزیر خاص اس سے ملتا اور خلیفہ کے ساتھ اس کی ملاقات کا وقت طے کرتا، اس ملاقات میں سفیر اسے اپنے بھیجنے والے کی طرف سے ایک خط پیش کرتا جسے "جواز" کہا جاتا، آج کل کی اسناد سفارتکاری اسی سے ملتی جلتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرح اسلامی سلطنت نے اپنے آپ کو پوری طرح ایک مہذب و متمدن ملک کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کیا اور اپنے قرب وجوار کے قدامت پرست ممالک میں اپنی انتظامی، سیاسی، معاشرتی، قانونی اور سفارتی بالادستی کا لوہا منوایا۔

یوں مسلمانوں کی تاریخ سفارتکاری چاہے اس کا تعلق سفیروں کا مطلوبہ شرائط پر پورا اترنا ہو یا ان کی کارکردگی یا دیگر اوصاف ہوں ہر اعتبار سے ترقی اور روشنی کی غماز تھی۔ اسلامی تہذیب نے عوامی سفارتکاری کے میدان میں دوسرے ممالک کے ساتھ تعلقات قائم کرنے اور لوگوں کے ساتھ معاملات طے کرنے میں حسن عمل اور حسن انتظام کی نہایت عمدہ مثال قائم کی ہے۔

ذیل میں ہم اس کا خلاصہ بیان کر رہے ہیں:

(1) اسلامی سفارتکاری جہاں مہارت، سمجھداری، فطانت، معاملات نمٹانے اور ایک اسلامی ملک کے خارجہ تعلقات کی کامیابی کی ضامن تھی وہاں یہ بین الاقوامی پیش رفتوں اور عالمی حالات سے باخبر اور ان کی تبدیلیوں سے بخوبی آگاہ تھی۔

(2) اسلامی سفارتکاری اور حالیہ سفارتکاری کے درمیان موازنہ کرنے کی کوئی گنجائش نہیں بنتی، کیونکہ اسلامی سفارتکاری دور حاضر کی سفارتکاری سے دس صدیاں پہلے وجود میں آئی، اسلامی سفارتکاری مقدم ہونے اور سفارتی مہم جوئی کے تمام بنیادی تصورات کو عملی جامہ پہنانے میں نمایاں دکھائی دیتی ہے۔ دورِ حاضر کی سفارتکاری کے واقف لوگ بخوبی آگاہ ہیں کہ آجکل کی موجودہ سفارتکاری کسی بھی حوالے سے اسلامی دور کی قدیم اسلامی سفارتکاری کے ہم پلہ نہیں ہو سکتی اور نہ ہی یہ آج دن تک ساتویں صدی عیسوی کی اسلامی سفارتکاری کے بنیادی اور جوہری مفاہیم میں کوئی قابل قدر اضافہ کر سکی ہے، بلکہ اس نے ان قدیم اسلامی مفاہیم سفارتکاری کو صرف ایک نئی شکل اور قانونی قالب میں پیش کیا ہے جس سے اس کے معنی اور زیادہ واضح اور ان کے مفہوم تک پہنچنا آسان ہو گیا ہے۔ اور حق تو یہ ہے کہ موجودہ سفارتکاری نے اسلامی سفارتکاری سے بہت کچھ سیکھا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(3) جہاں امام محمد بن الحسن شیبانی اور امام الماوردی جیسے عظیم مسلمان فقہاء کو قانونی آراء میں جدید دور کے بین الاقوامی قوانین وضع کرنے والے "جروسیوس" پر سبقت حاصل ہے، وہاں اس سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو بین الاقوامی قوانین وضع کرنے اور جدید ترین بین الاقوامی تعلقات کو مضبوط کرنے میں فوقیت حاصل ہے۔

(4) سفارتکاری کو قانونی صورت دینے کے لئے (1961ء) میں طے ہونے والا معاہدہ جو (ویانا معاہدہ برائے سفارتی تعلقات) کے نام سے مشہور ہوا بہت بعد کی بات ہے، جبکہ سفارتکاری مشن کے فقہی اصول وضوابط بہت پہلے ہی شریعت اسلامی میں بیان ہو چکے، کتاب وسنت کے مطالعہ اور اسلامی ممالک کے عمل پیرا ہونے سے اسکی شرعی حیثیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

(5) اسلامی قانون بین الاقوامی تعلقات میں سفیروں، فرستادوں اور ایلچیوں کو خصوصی استثناء دیتا اور ان کی زندگیوں اور مال ودولت کی حفاظت کو یقینی بنانے پر زور دیتا ہے چاہے ان کا تعلق دشمن اور کافر ممالک سے ہی کیوں نہ ہو۔ حضرت سلمہ بن نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب مسیلمہ کذاب کے دو ایلچیوں نے مسیلمہ کا خط آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھ کر سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تم دونوں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا ہم بھی وہی کہتے ہیں جو ہمارا بھیجنے والا کہتا ہے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر سفیروں کو قتل کرنا روا ہوتا تو میں تم دونوں کی گردنیں اڑا دیتا۔[1] لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قتل اس لئے نہیں کیا کہ وہ کسی کے ایلچی تھے۔

(1) حاکم نے اسے المستدرک 484/2 میں روایت کیا اور ابوداود نے اسے سنن ابی داود میں 2761 پر روایت کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ششم

اسلامی سفارتکاری کے مقاصد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی سفارتکاری کے مقاصد

مؤتمر عالم اسلامی کے میثاق میں اسلامی سفارتکاری کے کئی مقاصد متعین کیے گئے ہیں ان میں سے اہم یہ ہیں:

1. رکن ممالک میں اسلامی یکجہتی کا فروغ۔
2. رکن ممالک میں اقتصادی، معاشرتی، ثقافتی، علمی اور زندگی کے دیگر شعبوں میں تعاون اور بین الاقوامی تنظیموں کے رکن ممالک سے مشاورت۔
3. نسل پرستی کی سرکوبی اور ہر طرح کی استعماریت کا خاتمہ۔
4. عدل وانصاف کا بول بالا امن وسلامتی کی ترویج کے لئے ضروری اقدامات کرنا۔
5. مقاماتِ مقدسہ کی سلامتی وحفاظت کیلئے مل جل کر کام کرنا اور انہیں آزاد کرانا، فلسطینی نوجوانوں کی جدوجہد کی حمایت کرنا، انہیں ان کے حقوق دلوانے اور ان کی سرزمین کو آزاد کرانے کیلئے ہر طرح کی امداد کرنا۔
6. رکن ممالک اور دیگر ممالک کے ساتھ تعاون اور افہام وتفہیم کے فروغ کے لئے مناسب فضا پیدا کرنا[1]۔

(1) مکالمے اور امن کی خدمت میں اسلامی سفارت کاری کا کردار، ڈاکٹر عبدالعزیز التویجری، مطبوعات اسلامی تنظیم برائے تعلیم، سائنس اور ثقافت (ISESCO) سال 2009ء۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہفتم

ایک سفارتکار کے اوصاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک سفارتکار کے اوصاف

سفارتکاری ایک عظیم فن ہے، جو کئی طرح کے معاشرتی اطوار، شخصی اوصاف اور عمومی ثقافت کی آئینہ دار ہوتی ہے، اسی طرح سفارتکاری ایک اہم پیشہ اور بہت بڑی ذمہ داری ہے، جس کے لئے ایسے شخص کا انتخاب ضروری ہے جو انتہائی عقلمند، خوش گفتار، دلیل وحجت سے بات کرنے کا والا، جہاں دیدہ اور جس ملک کی طرف اسے بھیجا جائے اس کے بارے میں معلومات رکھنے والا ہو، بہتر ہے کہ وہ اس علاقے کی زبان بھی جانتا ہو، باشعور، زیرک، اور ہر طرح کے مشکل اور الجھے ہوئے مسائل کو حل کرنے کا ہنر جانتا ہو، وہ امور کو نمٹانا اور لوگوں کے ساتھ معاملات طے کرنے کا فن اچھی طرح جانتا ہو، وہ دوسروں کے احساسات کا خیال رکھے اور انہیں دکھ نہ دے، وہ مکالمہ بازی کا شہسوار اور سمجھداری سے مرصع ہو تاکہ ان صفات کے ذریعے ممکنہ درپیش مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو، اور مشکلات سے اپنے آپ کو بآسانی نکال سکتا ہو، اسی طرح وہ دوسروں کو قائل کرنے اور ان سے حقیقت اگلوانے میں بھی ماہر ہو، وہ نرم دل با اخلاق ہو، نیک سیرت، چست وچالاک، خوبصورت، اچھے طریقے سے جواب دینے والا، باذوق، اور عمدہ اخلاق کا مالک ہو۔ سکینت اور وقار اس کے چہرے، اس کی بول چال، اس کے چلنے پھرنے، حرکت کرنے غرضیکہ ہر معاملے میں جھلک رہا ہو۔ حکمت، شعور، زیرکی، فراست، چترائی، موقع شناسی، ہوشیاری اور تدبر کی اعلی مثال ہو کیونکہ وہ ایک ملک ایک قوم ایک امت کا نمائندہ ہوتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ مخلص، صاحب عزیمت، بلند نظر، بلند ہمت ہو۔ "ہارولڈ نیکسون" نے ایک سفارتکار کی اوصاف بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ قابل اعتبار، وقت کا پابند، خاموش طبع، صابر، متواضع اور اچھے اخلاق کا مالک ہو۔ چارلس روز نے اپنے کتاب "سفارتکاری" میں لکھا کہ وہ "ابتکار پر قادر اور سمجھدار ہو تاکہ ہر طرح کے معاملات کو حکمت، زیرکی، حسن تصرف اور عمدہ طریقے سے حل کر سکے۔

اس بارے میں ایک روایت ہے کہ خلیفہ عبد الملک بن مروان نے ایک تابعی "الشعبی" کو سن 70ھ میں بادشاہ "جوستیان دوم" کی جانب سفیر بنا کر بھیجا، تاکہ بعض جھگڑوں کو حل کر کے دو طرفہ تعلقات کو بہتر بنایا جا سکے۔ بادشاہ نے خلیفہ کی طرف بھیجے گئے اپنے خط میں سفیر الشعبی کی مہارت، تجربہ کاری، فصاحت اور مذاکرات کامیاب بنانے کی صلاحیت اور دونوں فریقین کے لئے قابل قبول حل پیش کرنے کی قابلیت پر ان کی تعریف کی[1]۔

(1) امام ذہبی کی کتاب سیر اعلام النبلاء میں کچھ اسی طرح ذکر کیا گیا ہے۔ ج 4 ص 304 (شائع کردہ: مؤسسہ الرسالہ، بیروت)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہشتم

سفارتکاروں کی ذمہ داریاں اور استثناء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفارتکاروں کی ذمہ داریاں اور استثناء

موجود دور میں تعلقات بنانے اور نبھانے اور مختلف ممالک کو درپیش امور کا حل پیش کرنے میں سفارتکاری کا کردار بہت نمایاں ہے، سفارتکاری کے ذریعے ایک دوسرے سے یکسر جدا مفادات اور جداگانہ سوچوں میں ہم آہنگی لائی جاسکتی ہے۔ سفارتکاری کے ذریعے ایک ملک دوسرے ممالک میں اپنی مرکزیت اور اپنا اثر ورسوخ بڑھا کر اپنے مفادات کا تحفظ کر سکتا ہے۔ اور جیسا کہ پہلے گزر چکا یہ ایک علم اور فن ہے، علم اس اعتبار سے کہ اسے پڑھا، سیکھا اور اس کے قوانین واصولوں کو جانا جاتا ہے، اور فن اس اعتبار سے ہے کہ اس کے اسرار ورموز کی واقفیت ضروری ہے، اس مقصد کے لئے سفارتکاروں کے کچھ فرائض، کچھ ذمہ داریاں اور کچھ اوصاف ہوتے ہیں، جن میں سے چیدہ چیدہ ذمہ داریوں کا اجمالی خاکہ پیش کر رہے ہیں:

1. سفارتکاروں کی ذمہ داریاں:

ا. نمائندگی: ایک سفیر متعین کردہ علاقے میں اپنے ملک اپنی حکومت کا منتخب نمائندہ ہوتا ہے وہ معلومات بہم پہنچاتا اور متعین ملک کی حکومت کا نقطہ نظر اپنے حکومت تک پہنچاتا ہے۔ وہ اس ملک سے اپنے ملک کو سرکاری وغیر سرکاری موقف پہنچانے میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔

ب. مشترکہ مفادات کے حصول کے لئے اپنے ملک اور میزبان ملک کے مابین مذاکرات کرتا ہے۔

ج. ایک سفارتکار میزبان ملک میں رونما ہونے والے واقعات وحالات اور خصوصاً ایسے واقعات جو اس کے اپنے ملک کے مفادات سے متعلق ہوں، پر نظر رکھتا ہے، مثلاً سیاسی پیش رفتیں، انتخابات، اقتصادی اور امنی تبدیلیاں وغیرہ، ایک سفارتکار کو چاہئے کہ وہ ان تمام امور وپیش رفتوں پر مشتمل رپورٹیں تیار کر کے اپنے ملک روانہ کرے۔

د. اپنے ملک اور میزبان ملک کے مابین طے پانے والے معاہدوں پر نظر رکھنا۔

ہ. اپنے ملک اور اپنے ملک کے تحت آنے والے دوسرے ممالک کے مفادات کا خیال رکھنا، اور اپنے ملکی باشندوں کے حقوق کا تحفظ کرنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

د۔ اپنے ملک اور میزبان ملک کے مابین تجارتی ثقافتی، علمی اور سلامتی سے متعلق قائم تعلقات کو مضبوط بنانا، اور انہیں بہتر بنانے پر توجہ مرکوز رکھنا کہ یہی امور سفارتکاروں کے بنیادی فرائض شمار ہوتے ہیں۔

ز۔ میزبان ملک میں اپنے ملک اور عوام کا اچھا امیج قائم کرنا، اپنے ملک میں رونما ہونے والی علمی ،ثقافتی، تہذیبی اور عمرانی ترقیوں و خوشحالیوں کے بارے میں میزبان ملک کو مطلع کرتے رہنا ہے،اور اپنے ملک پر لگائے جانے والے الزامات کا ازالہ کرتے رہنا،اور اس مقصد کے لئے اسے چاہئے کہ وہ اندرونی ذرائع، جدید ترین ٹیکنالوجی اور انٹرنٹ استعمال کرتے ہوئے حاصل ہونے والی اطلاعات اور معلومات پر نظر رکھے، تاکہ وہ جو بھی پیغام یا خط اپنے ملک کو روانہ کرے مبنی بر حق ہو۔ اسے چاہئے کہ وہ دونوں ملکوں کی وزارت اطلاعات و نشریات کے مابین تعاون کو یقینی بنائے۔

2. سفارتکاروں کے فرائض:

سفارتی مشن میں کام کرنے والے سفارتکاروں کے فرائض منصبی میں شامل ہے کہ وہ جہاں ایک طرف میزبان ملک کی خود مختاری کا خیال رکھیں وہاں اپنے پیشے کی قانونی حدود کا بھی پاس رکھیں: ان میں بطور مثال درج ذیل ہیں:

ا۔ میزبان ملک کے دستور، قوانین اور نظام کا احترام کرے۔

ب۔ میزبان ملک کی اندورنی معاملات میں دخل اندازی سے گریز کرے۔

ج۔ اندرونی سیاسی اختلافات میں مداخلت نہ کرے۔

د۔ میزبان ملک کے رسم ورواجوں کا احترام کرے۔

3. سفارتکاروں کی خصوصیات اور استثناء:

سفارتکاروں کو اپنے فرائض سرانجام دیتے وقت کئی طرح کی خصوصیات، حقوق اور استثناء کا حقدار ٹھہرایا گیا ہے جنہیں "سفارتکاری استثناء" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ یہ سفارتی حقوق اور استثناء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بین الاقوامی تعلقات میں بنیادی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں، جن کا مقصد ملکوں کے درمیان دوطرفہ تعلقات اور روابط کو مضبوط کرنا ہے۔ ملکی تعلقات میں جوں جوں پیش رفت ہوتی جاتی ہے ان حقوق و استثناء کے قواعد وضوابط میں بھی بہتری آتی جاتی ہے، اور نظریاتی تصورات بھی بڑھتے رہتے ہیں جن سے ان حقوق اور استثناء کے مراتب بھی بڑھتے رہتے ہیں۔

ان خصوصیات واستثناء میں:

ا. سفارتکار کو کسی وجہ سے گرفتار نہیں کیا جاتا، اور سفارتکاروں کے اہل خانہ بھی اس استثناء کے حقدار ہوتے ہیں۔

ب. ان کے ساز وسامان کی تلاشی نہیں لی جاتی نہ ہی ان کے گھروں کی نگرانی کی جاتی ہے۔

ج. میزبان ممالک میں ان پر کسی قسم کا سامان خریدتے وقت ٹیکس لاگو نہیں کیا جاتا۔

د. سفارتکار، ان کے اہل خانہ اور ملازمین کو عبادت کی کھلی چھٹی ہوتی ہے۔

ہ. وہ میزبان ملک کی عدالتوں کے ماتحت نہیں ہوتے[1]۔

(1) معاہدہ ویانا برائے سفارتی ومشاورتی تعلقات برائے سال 1961ء، ویب سائٹ: www.fateh.net

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہم

سفارتکاری کی اقسام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

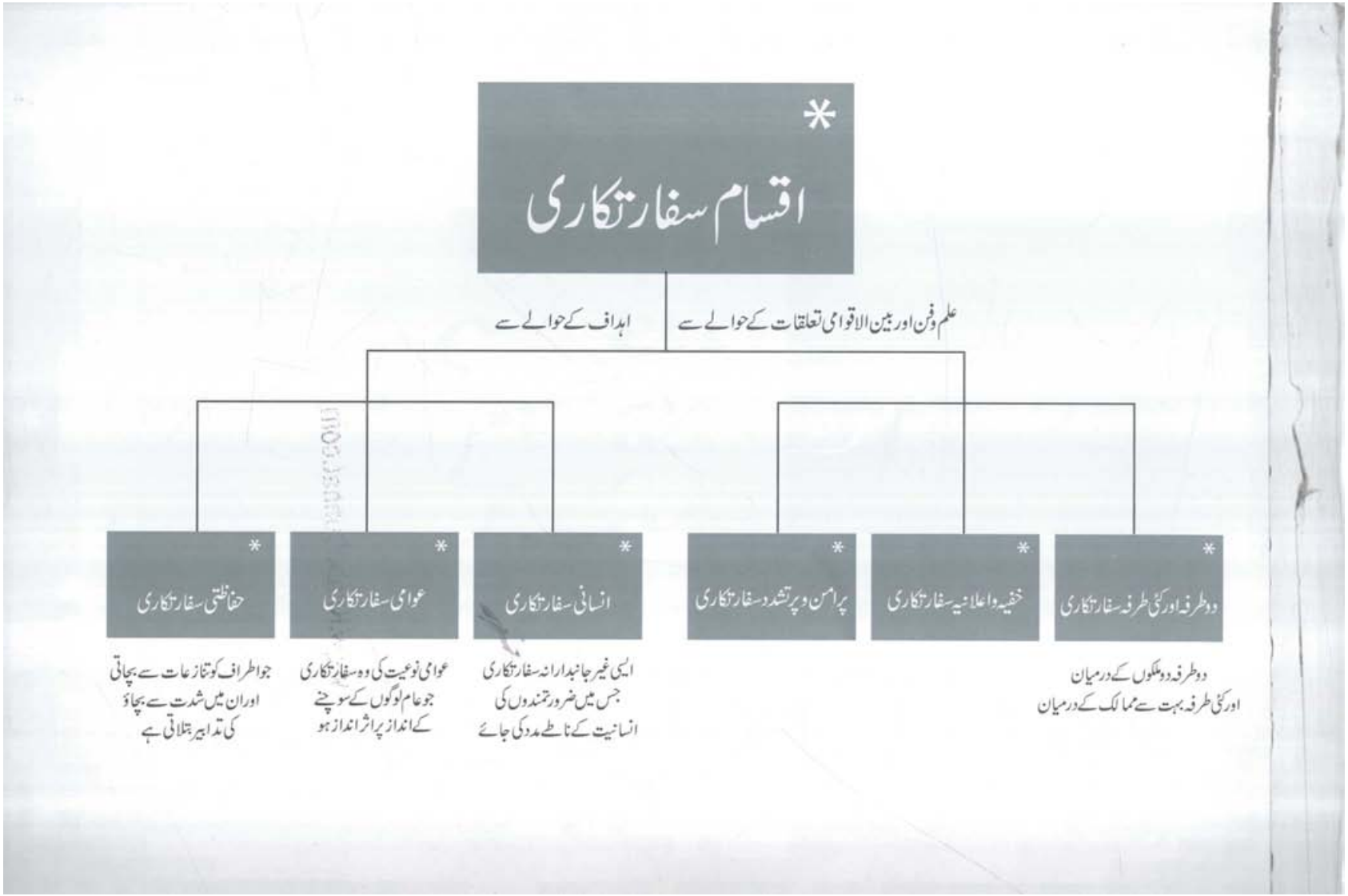

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفارتکاری کی اقسام

سفارتکاری کی علم و فن اور بین الاقوامی تعلقات کے انتظام وانصرام کے حوالے سے درج ذیل اقسام ہیں:

1. دوطرفہ سفارتکاری، یعنی دو ملکوں کے مابین سفارتکاری، اور کئی طرفہ سفارتکاری یعنی کانفرنسیں اور بین الاقوامی تنظیموں کے ذریعے کئی ممالک کے مابین مشترکہ سفارتکاری۔
2. خفیہ سفارتکاری، جو چوری چھپے سرانجام دی جائے اور جس کے نتائج کو دوسروں سے چھپایا جائے، یہاں تک کہ جس ملک کے ساتھ مذاکرات کئے جائیں اس کے عوام سے بھی اسے پوشیدہ رکھا جائے۔ اور علی الاعلان سفارتکاری وہ ہوتی ہے جس کے نتائج بروقت سامنے آجاتے ہیں چاہے مذاکرات خفیہ ہی کیوں نہ ہوئے ہوں۔
3. پرامن سفارتکاری جو متعلقہ ممالک کے مابین مذاکرات کے ذریعے عمل میں لائی جاتی ہے، اور جنگی کشتیوں کی سفارتکاری (Gunboat Diplomacy)، جس میں ایک ملک اپنے مقاصد کے حصول کے لئے ہر طرح کی زور وزبردستی حتی کہ جنگ لڑنے سے بھی باز نہیں آتا، اور وہ مذاکرات کی راہ چھوڑ کر اسے بطور سفارتی حربہ استعمال کرتا ہے۔

سفارتکاری کی اقسام (بطور حصول مقاصد)

1. انسانی سفارتکاری
2. عوامی سفارتکاری
3. حفاظتی سفارتکاری۔

www.KitaboSunnat.com

ذیل میں ان اقسام کی مختصر تعریف بیان کی جارہی ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1. انسانی سفارتکاری (Humanity Diplomacy)

انسانی سفارتکاری یہ ہے کہ فیصلہ سازوں اور اہل عقل و خرد کو کمزور اور محتاج لوگوں کی بھلائی اور ان کے بنیادی انسانی حقوق کے تحفظ کے لئے ہمہ تن مستقل بنیادوں پر عمل کرتے رہنے پر آمادہ کرنا۔ مختصر الفاظ میں یوں سمجھ لیں کہ یہ وہ غیر جانبدارانہ سفارتکاری ہے جو ملکی تعاونی اداروں اور فیصلہ سازوں کے درمیان ضروری تعاون کی صورت میں پائی جاتی ہے، اس کی بنیاد بین الاقوامی رفاہی قانون، جنیوا معاہدہ اور بین الاقوامی اداروں کے بنیادی قوانین پر استوار ہوتی ہے، اور یہ رفاہی شعبوں میں کام کرنے والے اداروں کی مدد میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس کا یہی بنیادی اور نمایاں کردار اسے فیصلہ سازوں اور اہل علم ورائے جن میں (تعلیمی ادارے، اراکین اسمبلی، صحافی اور نجی شعبے سے تعلق رکھنے والے حضرات شامل ہیں) کو رفاہی اغراض و مقاصد کے حصول میں کوشاں رہنے اور محتاج و کمزور لوگوں کے مفادات کے لئے کام کرنے پر آمادہ و مجبور کرتا ہے۔ آمادگی کا یہ مطلب نہیں کہ مرضی ہوئی تو کرلیا ورنہ نہیں بلکہ یہ ایک ذمہ داری ایک فریضہ اور عزم کا نام ہے۔ بہت سے ممالک انسانی سفارتکاری کو خارجہ پالیسی کا ایک اہم ستون سمجھتے ہیں، کیونکہ یہ بحرانوں اور قدرتی آفات کے مواقع پر کی جانی والی انسانی رفاہی کوششوں میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے، اور انسانیت کی دادرسی کے لئے کی جانے والی اپیلوں پر لبیک کہتی ہے جیسا کہ سعودی عرب دنیا بھر کے متاثرین کی بلا رنگ و نسل مدد کرنے اور ہر طرح کی غیر جانبدارانہ رفاہی خدمات پیش کرنے میں قابل تقلید ملک کی حیثیت سے پہچانا جاتا ہے۔

انسانی سفارتکاری کے کردار کی ایک جھلک ذیل میں بیان ہے:

- فیصلہ سازوں اور اصحاب رائے کی طرف سے کمزوروں اور محتاجوں کے مفادات کو اہمیت دینا۔
- انسانیت کے لئے مالی امداد اور چندے کرنا اور اس سلسلے میں تمام وسائل کو بڑھانا۔
- مذاکرات، رابطوں اور سرکاری معاہدوں کے ساتھ ساتھ ہر طرح کے امور سرانجام دینا۔
- اخلاقی، انسانی اور دینی شعور بیدار کرنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ مقاصد موثر انداز میں اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتے جب تک تمام ممالک اور قومی تنظیمیں اس انسانی سفارتکاری کے لئے حتی المقدور کوششیں کر کے اسے روزمرہ کے معمولات کا حصہ نہ بنالیں۔

2. عوامی سفارتکاری (Public Diplomacy):

عوامی (پبلک) سفارتکاری ایسی شامل سفارتکاری ہے جو حکومتوں کی بجائے عوام سے متعلق ہوتی ہے، کیونکہ اس کا مقصد عام لوگ ہوتے ہیں جس میں معاشرتی جماعتوں اور نجی و غیر سرکاری تنظیموں کے ذریعے رعایا اور عام لوگوں کو مخاطب کیا جاتا ہے۔ اس طرح کی سفارتکاری نہایت اہمیت کی حامل ہوتی ہے کیونکہ ملکی سرکاری سیاست سے اس کا بالکل کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ یہ عوامی نوعیت کی حامل ہوتی ہے، اس میں ملک کا ہر شہری اپنے ملک کا سفیر ہوتا ہے جو ثقافتی، معاشرتی، اقتصادی اور سیاسی اعتبار سے اپنے ملک کے خیالات و تصورات (افکار و نظریات) کا چلتا پھرتا آئینہ دار ہوتا ہے اور بین الاقوامی رائے عامہ میں اپنے ملک کا امیج بلند کرتا ہے۔ مختصراً عوامی سفارتکاری کا مفہوم یوں بیان کر سکتے ہیں کہ یہ: مختلف ممالک اور معاشروں میں عام لوگوں کے ساتھ براہ راست ایسے روابط استوار رکھنے کا نام ہے جو ان کی سوچ پر اثرانداز ہو سکیں تاکہ اس سوچ کے ذریعے حکومتوں پر اثرانداز ہوا جا سکے۔ بلاشبہ کسی ملک کی عوامی سفارتکاری بیرون ممالک میں اس ملک کا امیج بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

برطانیہ کی لیڈز یونیورسٹی میں بین الاقوامی روابط کے پروفیسر فلپ ٹیلر کا کہنا ہے: عوامی سفارتکاری اپنے ملک کی دوسرے ممالک میں عوامی مقبولیت تخلیق کر کے خارجہ پالیسی کو نرم کرنے کا کام کرتی ہے۔ اور اس کے دو طریقے ہوتے ہیں:

پہلا: اپنی ثقافت اور اقدار اجاگر کر کے۔

دوسرا: خبریں اور معلومات نشر کر کے۔

بہت سے ممالک نے ایسی تنظیمیں بنا رکھی ہیں جو اپنے ملک کے اس مقصد کو کامیاب بناتی ہیں وہ بیرون ممالک میں تربیتی اور لینگویج کورس کرواتی اور ملکی نمائشوں کا اہتمام کرتی اور ملک کے ممتاز مقررین کو بیرونی دوروں پر روانہ کرتی ہیں۔ ان سب باتوں کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ بیرون ممالک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے عوام کی نظروں میں اپنے ملک کا وقار بلند کیا جائے، اور غیر ممالک کے لوگوں میں اپنے ملک کے بارے میں اچھی رائے اور بہتر تصویر کشی ممکن بنائی جاسکے[1]۔

عوامی سفارتکاری کی انجام دہی کے لئے چار بنیادی پالیسیاں تشکیل دینے کی ضرورت ہوتی ہے جن پر بالترتیب عمل پیرا ہو کر عوامی سفارتکاری کے مقاصد کا حصول ممکن بنایا جا سکتا ہے۔ وہ پالیسیاں یہ ہیں:

i. استحکام کی پالیسی
ii. کنٹرول یا حدود میں رکھنے کی پالیسی
iii. مداخلت کی پالیسی (میڈیا کے ذریعے)
iv. توسیع پسندانہ پالیسی (افکار و نظریات کی توسیع)

مختصراً یہ کہ عوامی سفارتکاری ایک فن ہے جو میڈیا کے ذریعے، لوگوں اور تنظیموں کے مابین روابط استوار کرنے اور دیگر وسائل کا استعمال کرنے، مذاکرات، معرفت و معلومات کو منظم کرنے، مثلاً تعلیمی وظائف دینے، معاہدے، تدریسی وتدریبی پروگرام اور مختلف نوعیت کی کانفرنسیں کرنے، سیمینار، مذاکرات اور مجالس وغیرہ منعقد کر کے میڈیا، ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ تک رسائی حاصل کرنے، دیگر قوموں اور معاشروں میں اپنے ملک کی بہتر تصویر کشی اور اپنے ملک کیلئے حمایت اور اثر رسوخ کا حصول ممکن بنانے کا نام ہے تاکہ اس کے ذریعے حکومتوں تک اثر ورسوخ کو بڑھایا جاسکے۔

3. حفاظتی سفارتکاری

حفاظتی سفارتکاری کا مقصد مختلف ممالک اقوام اور گروپوں میں اختلافات وتنازعات پیدا ہونے اور انہیں مزید بڑھنے سے روکنا اور جو تنازعات پہلے سے موجود ہیں ان میں مزید شدت پیدا ہونے سے بچانے کی تدابیر اختیار کرنا ہے۔ بہت سے لوگ اس سفارتکاری کے بارے میں نہیں جانتے۔ اسے زیادہ تر تعلیمی اداروں سے منسلک افراد اور بین الاقوامی تعلقات یا بین الاقوامی امور کا علم رکھنے والے لوگ

(1) ویب سائٹ: www.ech-chaab.net

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی استعمال کرتے ہیں۔اس سفارتکاری کا مقصد اختلافات اور تنازعات پیدا ہونے یا شدید ہونے سے پہلے ہی فوجی ذرائع استعمال کئے بغیر انہیں ختم کرنا ہے۔

اب ہم حفاظتی سفارتکاری اور معاشرتی مسائل کے حل میں اس کے کردار کے بارے میں بات کرنے والے ہیں جس میں اس سفارتکاری کے جملہ ذرائع،اس کے مقاصد اور ان کے حصول میں ذرائع ابلاغ کے کردار کا ذکر کریں گے۔اسی طرح ہم (ان شاءاللہ) دوسرے باب میں اس جانب بھی بھرپور توجہ دیں گے کہ دہشت گردی، منشیات، ہٹ دھرمی اور تباہ کن افکار جیسی لعنتوں کے علاج میں اس سفارتکاری کا کیا کردار ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب دوم

حفاظتی سفارتکاری
اور معاشرتی مسائل کے حل میں اس کا کردار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب دوم

حفاظتی سفارتکاری اور معاشرتی مسائل کی حل میں اس کا کردار

اول: حفاظتی سفارتکاری کی تعریف

دوم: سلامتی واستحکام کے حصول کے لئے حفاظتی سفارتکاری کے وسائل

سوم: معاشرتی مسائل کے حل کیلئے حفاظتی سفارتکاری کے اغراض ومقاصد

چہارم: معاشرتی مسائل کے حل کے لئے حفاظتی سفارتکاری کا کردار

پنجم: معاشرتی مسائل کے حل کے لئے حفاظتی سفارتکاری کے وسائل

1. حفاظتی ثقافت
2. سیاسی نفسیات کا علم
3. بیداری
4. تلاش اور کوششیں
5. مذاکرات
6. علماء اور اصلاح پسندوں کا کردار

ششم: منشیات کی روک تھام میں حفاظتی سفارتکاری کا کردار

ہفتم: حفاظتی سفارتکاری اور دہشت گردی کی لعنت

ہشتم: حفاظتی سفارتکاری اور معاشرے میں گمراہ کن افکار کا تدارک

نہم: حفاظتی سفارتکاری کے اثرات

خاتمہ

کتابیات ومراجع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اول

حفاظتی سفارتکاری کی تعریف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

* امن وسلامتی یقینی بنانے کے لئے اقوام متحدہ کی کوششیں

حفاظتی سفارتکاری کے استعمال سے

تیاری امن

جس کے حصول کے لئے

* سفارتکاری ومکالمہ
* انسانی امداد بہم پہنچانا
* حفاظتی سفارتکاری کا استعمال
  تاکہ متاثرہ علاقوں میں لڑائی جھگڑے کے اسباب کا خاتمہ یا کم کیا جائے
* بین الاقوامی عدالت سے رجوع
* پابندی لگانا

امن یقینی بنانا

اس کے لئے ضروری ہے کہ

* طاقت استعمال کی جائے
  شوریدہ علاقوں میں سلامتی اور لا اینڈ آرڈر کی بحالی کیلئے بزور بازو امن نافذ کرنا

تیاری امن اور امن یقینی بنانے کے طریقوں میں ناکامی کا سبب

* بحالی امن

بزور بازو امن بحالی کے لئے فوجی طاقت کا استعمال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

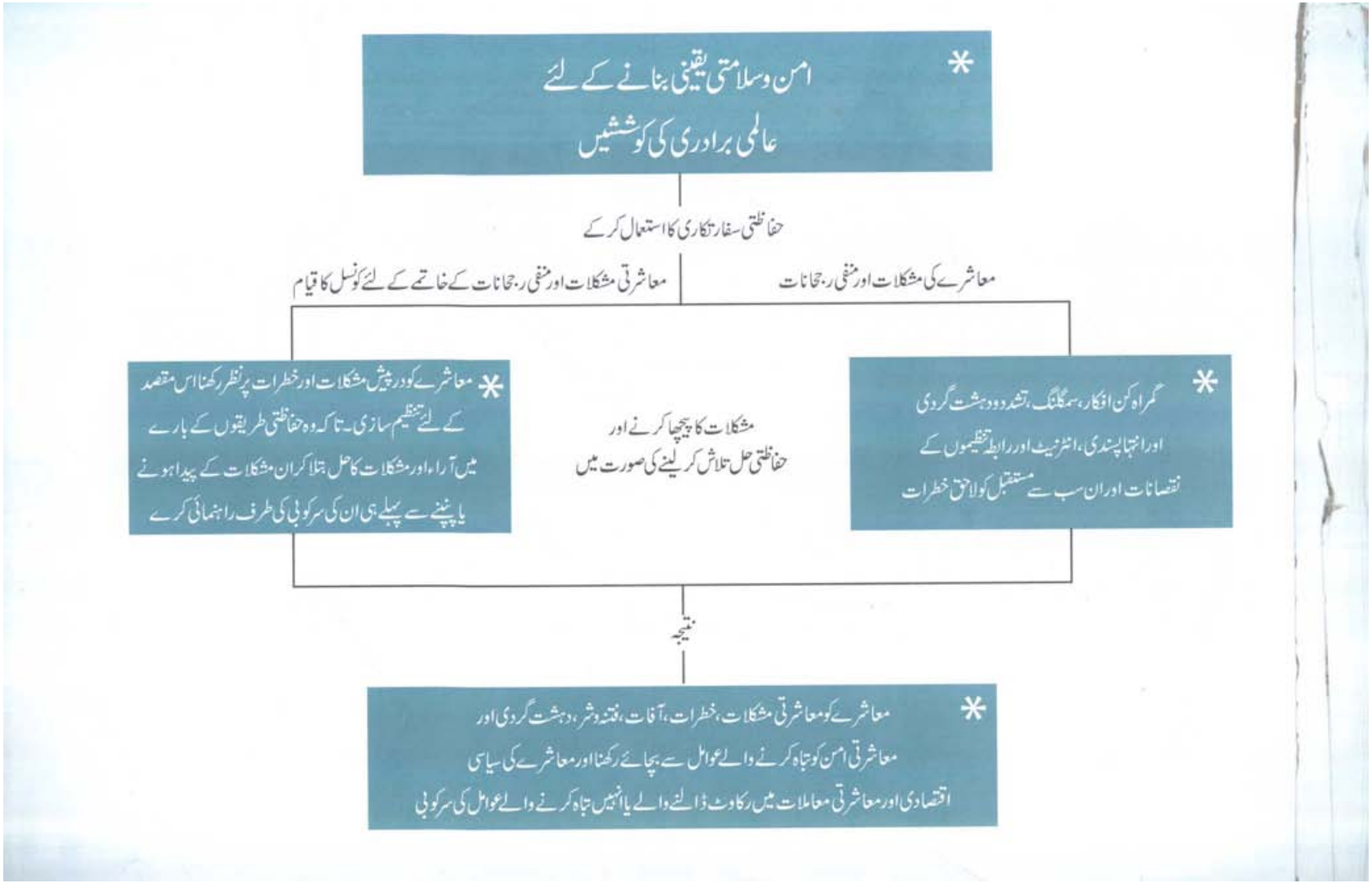

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حفاظتی سفارتکاری کی تعریف

حفاظتی سفارتکاری ممالک واقوام کے مابین جنگ کو روکنے اور اختلافات کو بڑھنے سے روکنے کا نام ہے تاکہ یہ اختلافات بڑھ کر خصومت نہ بن جائیں اور اگر بالفرض اس کی نوبت آ جائے تو انہیں جنگ بننے سے روکا جائے۔ یہ سفارتکاری بنیادی طور پر حفاظتی اقدامات اور سفارتکاری ذرائع استعمال کر کے لڑائی جھگڑوں کو روکنے اور ان میں شدت سے بچاؤ کو کہتے ہیں، یہ درحقیقت سفارتی ذرائع کا سہارا لے کر کسی بھی قسم کی گرما گرمی کی صورت میں حل پیش کرنے کی سیاست، خانہ جنگیوں اور دیگر جنگوں کی روک تھام اور ایسے اسباب سے بچاؤ کا نام ہے جو تشدد اور عدم استحکام کی طرف لے جائیں۔ یہ ایک فن ہے جس کا دارومدار مذاکرات، آداب سفارتکاری اور ایسے پرامن ذرائع کے استعمال پر ہوتا ہے جو بحرانوں اور لڑائی جھگڑوں پر قابو پانے کے لئے اختیار کئے جاتے ہیں۔ یہ پوری انسانیت کے لئے دورِ حاضر اور مستقبل میں ہر طرح کی ہم آہنگی، تعاون اور یکجہتی کو یقینی بنا کر قوموں اور معاشروں کی سلامتی امن اور بلندی کی ضامن ہوتی ہے۔

مفہوم کے اعتبار سے حفاظتی سفارتکاری کی بنیاد دو چیزوں پر قائم ہے۔

پہلی چیز: وضاحتی اور تشخیصی بنیاد، جس میں کسی مشکل کی صحیح اور بامقصد تشخیص ہوتی ہے۔

دوسری چیز: حفاظتی تدابیر کا استعمال کرتے ہوئے علاج میں پہل کرنا، اور مسائل اور بحرانوں کے حل میں ممکنہ کوششیں کرتے ہوئے کسی بڑی مشکل سے بچ بچاؤ کرنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوم

سلامتی اور استحکام کے حصول کیلئے حفاظتی سفارتکاری کے ذرائع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

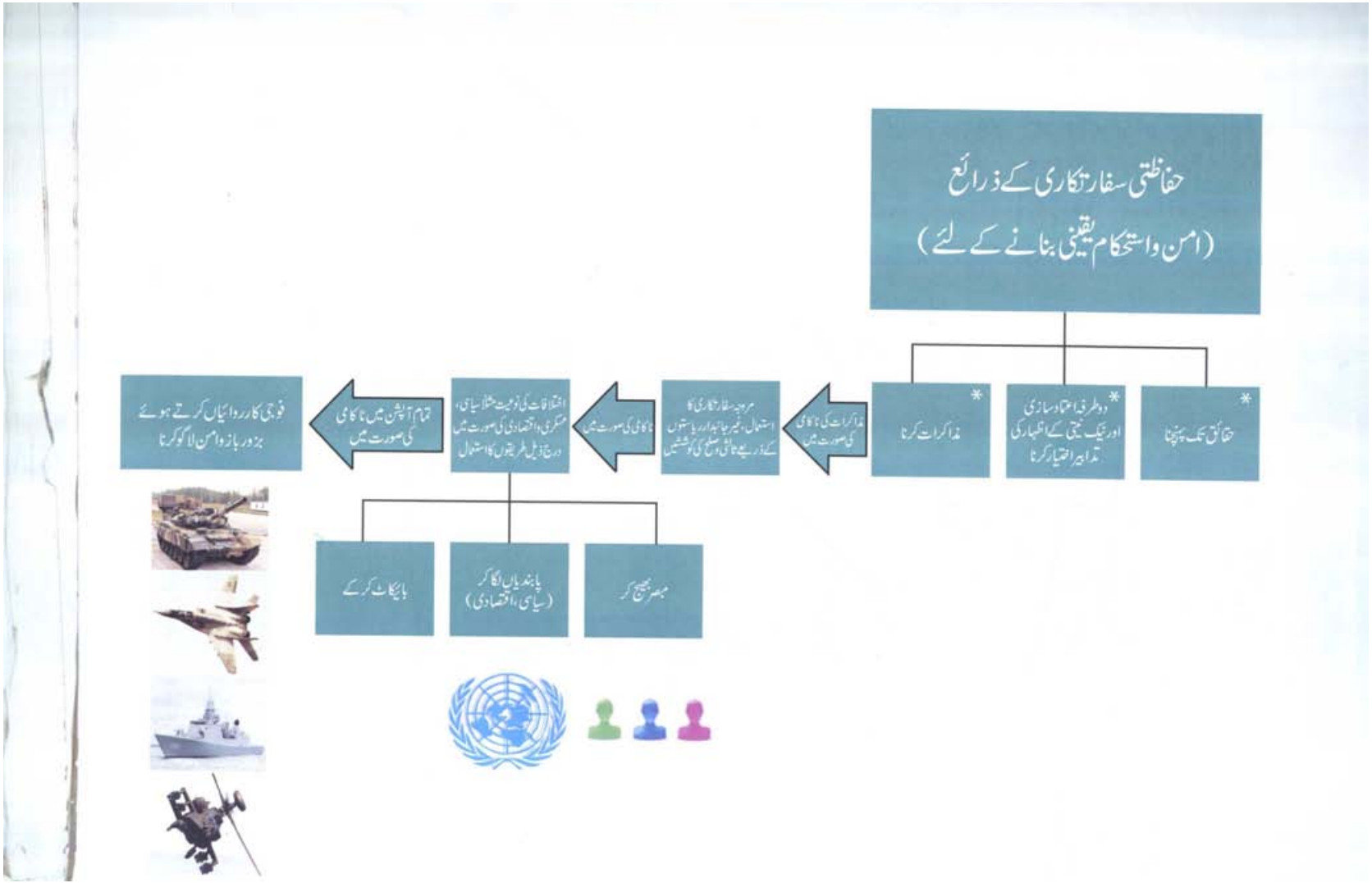

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلامتی اور استحکام کے حصول کیلئے حفاظتی سفارتکاری کے ذرائع

حفاظتی سفارتکاری کی مؤثر ترین کاوشوں میں سے یہ ہے کہ کشیدگی پیدا ہونے سے پہلے ہی تنازعات کا سدباب کر دیا جائے، اور ان خفیہ اسباب کا حل تلاش کیا جائے جو اس کے پیدا کرنے کا اصل محرک ہوتے ہیں۔ جونہی کوئی جھگڑا طول پکڑے فوراً اسے حل کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور کسی مسئلہ، خرابی یا تنازعہ کو رونما ہونے سے پہلے ہی اس کا تدارک کر دیا جائے۔ یہ کام درج ذیل طریقوں اور ذرائع سے ممکن ہے:

1. حقائق کی تلاش اور جنم لینے والے مسائل کے اسباب جاننا اور ان حقائق کی روشنی میں مسئلے کی بروقت اور صحیح تشخیص، اور تمام پارٹیوں سے اس کے اسباب جاننے کے لئے رابطہ کرنا تاکہ اس کی گہرائی تک پہنچا جائے، اور ناکامی کی صورت میں ہونے والے ممکنہ نقصانات کا صحیح اندازہ لگانا۔
2. باہمی اعتماد سازی اور خیر سگالی کے اقدامات کرنا، جس کے لئے فوج اور میڈیا کے وفود کا تبادلہ، خطرات کو کم کرنے کے لئے علاقائی مراکز کا قیام عمل میں لانا، معلومات تک آزادانہ و بآسانی رسائی کے انتظامات کرنا۔
3. تعصب اور جارحیت سے دور رہتے ہوئے مناسب طریقے سے دونوں فریقین کا اپنا اپنا موقف بیان کرنے کے لئے مذاکرات کرنا، کیونکہ مؤثر مذاکرات وہ ہوتے ہیں جو اختلافات اور پھوٹ کے اسباب کا ازالہ کرتے اور دلوں پر اچھا اثر ڈالتے ہیں، یہ مذاکرات ہی ہیں جو اپنی غلطی سے رجوع کی طرف مائل کرنے اور دونوں فریقین کے نظریات میں قربت کا ذریعہ بنتے ہیں۔
4. مذاکرات کے امکانات معدوم ہو جانے یا دونوں فریقین کی یا دونوں میں سے کسی ایک کی ہٹ دھرمی کے وجہ سے مذاکرات کے نتیجہ خیز نہ ہونے کی صورت میں روایتی سفارتکاری کا سہارا لیا جاتا ہے، مثلاً غیر جانبدار فریق سے مداخلت کی اپیل اور مصالحت کی کوششیں وغیرہ۔
5. اگر سابقہ طریقوں سے مثبت نتائج نہ نکلیں تو اختلافات کی نوعیت کے اعتبار سے مثلاً یہ نوعیت (سیاسی ہو، فوجی یا اقتصادی) مبصرین کو بھیج کر یا پابندیاں لگا کر یا بائیکاٹ کر کے ایسے فریق کا قبلہ درست کیا جاتا ہے جو سلامتی و استحکام کو چیلنج کر رہا ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب مذکورہ بالا تمام طریقوں اور وسائل میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑ جائے تو ضرورت اس امر کی ہوتی ہے کہ امن کی بحالی کے لئے طاقت کا استعمال عمل میں لایا جائے، ایسی صورت میں حفاظتی سفارتکاری کی اہمیت مزید اجاگر ہوتی ہے، اور جب بین الاقوامی صورتحال انتہائی گھمبیر اور حساس ہو جائے تو یہی وقت ہوتا ہے جب امن واستحکام کی بحالی کے لئے روایتی ذرائع کے ساتھ ساتھ حفاظتی سفارتکاری کا سہارا لیا جاتا ہے۔

اسی طرح مذاکرات، قانون کی بالادستی، عقل سے کام لینے اور اقتصادی اجتماعی معاشرتی، سیاسی اور ثقافتی پہلوؤں میں آزادی اور انسانی حقوق کا احترام بحرانوں اور جھگڑوں سے بحفاظت نکالنے اور سلامتی واستحکام کے حصول کا اہم ذریعہ شمار ہوتا ہے۔

امن وسلامتی کو یقینی بنانے کے لئے اقوام متحدہ کی کاوشیں

اقوام متحدہ بین الاقوامی سلامتی واستحکام کے لئے سرانجام دی جانی والی کوششوں کو تین طریقوں سے یقینی بناتی ہے:

1. **امن سازی**، اس مقصد کے لئے مذاکرات اور گفت وشنید کی راہ اپنانے کے ساتھ ساتھ حفاظتی سفارتکاری کا سہارا لیا جاتا ہے، تاکہ کشیدگی والے علاقوں میں لڑائی جھگڑوں کو ختم اور کم کیا جاسکے۔
2. **بحالی امن**، بحالی امن کی کوششوں کے لئے (بسا اوقات) طاقت کا استعمال کرنا پڑتا ہے، اقوام متحدہ کے جھنڈے تلے کام کرنے والی فوج کو متنازعہ علاقوں میں بھیج کر امن بحال رکھا جاتا ہے۔
3. **امن مسلط کرنا**، یہ امن سازی اور بحالی امن سے یکسر مختلف ہے، امن کو بزور بازو مسلط کرنے کے لئے فوجی کاروائیوں کی ضرورت ہوتی ہے، امن مسلط کرنے والی افواج کی دیکھ بھال رکھنا کیونکہ امن مسلط کرنے والی فوج عام افواج کی نسبت ساز وسامان سے زیادہ لیس ہوتی ہیں۔

امن سازی کے لئے تمام متنازعہ اطراف کو جھگڑوں کے اسباب حل کرنے کے لئے کوشاں رہنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس مقصد کے لئے جو کوششیں سرانجام دی جاتی ہیں ان میں (بین الاقوامی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عدالت سے اپیل کرنا —انسانی امداد بہم پہنچانا- پابندیوں کی راہ اپنانا- ضرورت پڑنے پر فوجی طاقت کا استعمال شامل ہیں)۔ امن سازی دراصل پرامن ذرائع استعمال کرتے ہوئے آپس میں لڑنے والے دو فریقین کے مابین مفاہمت و صلح کرانے کا نام ہے۔

حفاظتی سفارتکاری کی مؤثر ترین کاوشوں میں سے یہ ہے کہ کسی کشیدگی کو بحران بننے سے پہلے ہی کم کر دیا جائے، اور اگر بحران کا خدشہ ہو اور معاشرے میں اس کے اثرات بھی دکھائی دینے لگیں تو اس کی سرکوبی کے لئے اور اس کے اسباب کے ازالے کے لئے فوراً کوششیں شروع کر دینا چاہئیں، اس مقصد کے لئے سلامتی واستحکام کی اہمیت اجاگر کرنے کیلئے ملاقاتوں کی حوصلہ افزائی کرنا، کانفرنسیں بلانا، بحرانوں سے رونما ہونے والے منفی رجحانات، خطرات اور مشکلات اور ان کی نقصانات کے بارے میں باخبر کرنا شامل ہیں مثلاً (دہشت گردی- منشیات- گمراہ کن افکار) تاکہ نسل نو اور معاشرے کو ان کے شر سے بچا کر ان کے نقصانات سے محفوظ رکھا جاسکے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوم

معاشرتی مسائل کے حل کیلئے حفاظتی سفارتکاری کے اہداف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاشرتی مسائل کے حل کیلئے حفاظتی سفارتکاری کے اہداف

حفاظتی سفارتکاری کے اہداف یہ ہیں:

1. مسائل نمٹانا اور محفوظ سفارتکاری کے ذرائع اور بیداری کے طریقے استعمال کرتے ہوئے ان مسائل کا علمی اور پر امن حل تلاش کرنا تاکہ معاشرے کو درپیش مسائل اور ان کے رجحانات کے متعلق معلومات بہم پہنچا کر خطرات اور منفی پہلوؤں سے بچایا جا سکے، اور ایسے مسائل جن کے بارے میں خدشہ ہو کہ وہ معاشرے کی سلامتی واستحکام کو چیلنج کرنے والے ہیں کا تجزیہ کرتے ہوئے اور متعلقہ اطراف کے ساتھ مل بیٹھ کر ان تجزیات سے استفادہ کرنا تاکہ ایک مشترکہ لائحہ عمل ترتیب دیا جائے۔
2. فیصلہ سازوں کو ایسے حقائق اور معلومات بہم پہنچانے میں مدد کرنا جو معاشرے کی سلامتی وحفاظت کو یقینی بنانے کے لئے مناسب فیصلہ سازی میں ان کی مددگار ہوں۔
3. معاشرے میں شعور اجاگر کرنے اور بیداری کی ثقافت کو ترویج دینا۔
4. جو لوگ مسائل میں الجھے ہوئے ہوں یا زندگی کے منفی پہلوؤں سے بری طرح متاثر ہوں ان کی مالی امداد کرنا تاکہ ایسے لوگوں کو مسائل کے گرداب سے نکال کر انہیں معاشرے کا ایک کارآمد فرد بنایا جا سکے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہارم

معاشرتی مسائل کے حل میں حفاظتی سفارتکاری کا کردار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاشرتی مسائل کے حل میں حفاظتی سفارتکاری کا کردار

جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے کہ حفاظتی سفارتکاری معاشرے میں سرگرم مسائل (مثلاً دہشت گردی، منشیات، گمراہ کن افکار اور بری عادات) کے حل کے لئے ایک مجوزہ فارمولہ ہے۔ جبکہ حفاظتی سفارتکاری کی بنیاد کسی مسئلہ کی صحیح اور بامقصد تشخیص پیشگی حفاظتی اقدامات پر منحصر ہے۔

معاشروں میں بہت سے مسائل بکھرے دکھائی دیتے ہیں، ماہرین (چاہے ان کا تعلق عوام سے ہو یا قانون سازاداروں سے، اصلاح پسند ہوں، اہل علم ودانش ہوں، صحافی ہوں یا کوئی اور) انہیں کھیل کود سمجھتے ہوئے تماشہ بینوں کے ساتھ دور کھڑے ہو کر تماشہ دیکھتے رہنا یا نعرے بازی زیب نہیں دیتی بلکہ انہیں چاہئے کہ وہ حفاظتی سفارتکاری کے ذریعے مسائل کے حل میں اپنا کردار ادا کریں۔

مسائل کی روک تھام اور ان کے حقیقی اسباب کو تلاش کرنے کے لئے سرانجام دی جانے والی یہ حفاظتی سفارتکاری اس بات کی متقاضی ہے کہ مسائل کو جنم لیتے ہی ان کا قلع قمع کر دیا جائے اور انہیں پھلنے پھولنے سے روکنے کے لئے حفاظتی اقدامات اور تدابیر اختیار کی جائیں تاکہ وہ دوبارہ ظہور پذیر نہ ہوں یا کم از کم انہیں مغلوب کر دیا جائے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ مسائل کو معاشرے میں جنم لینے سے یا کم از کم نقصاندہ ہونے سے روک دیا جائے۔ ماہرین، علماء کرام، اہل علم ودانش اور سماجی امور میں دلچسپی رکھنے والے افراد کو چاہئے کہ معاشرے کو محفوظ پرامن اور مستحکم بنانے کے لئے اور اسے برائیوں، انحراف، انتہاپسندی اور ہٹ دھرمی سے دور رکھنے یا دہشت گردی، منشیات اور ان جیسی دوسری مصیبتوں اور آزمائشوں کی لعنت میں مبتلا ہونے سے روکنے کے لئے ضروری اقدامات کریں، انہیں چاہئے کہ وہ معاشرے کو مسائل اور مشکلات سے بچانے کے لئے علمی، نظریاتی اور سماجی حقائق کا مطالعہ کریں، اور "حفاظتی سفارتکاری" کے جملہ ذرائع استعمال کرتے ہوئے معاشرے کو ان آفات اور مصائب سے محفوظ ومامون رکھنے کے لئے ایک واضح، آسان، قابل عمل اور حقیقت پسندانہ حکمت عملی اپنائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پنجم

معاشرتی مسائل کے حل کے لئے حفاظتی سفارتکاری کے وسائل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

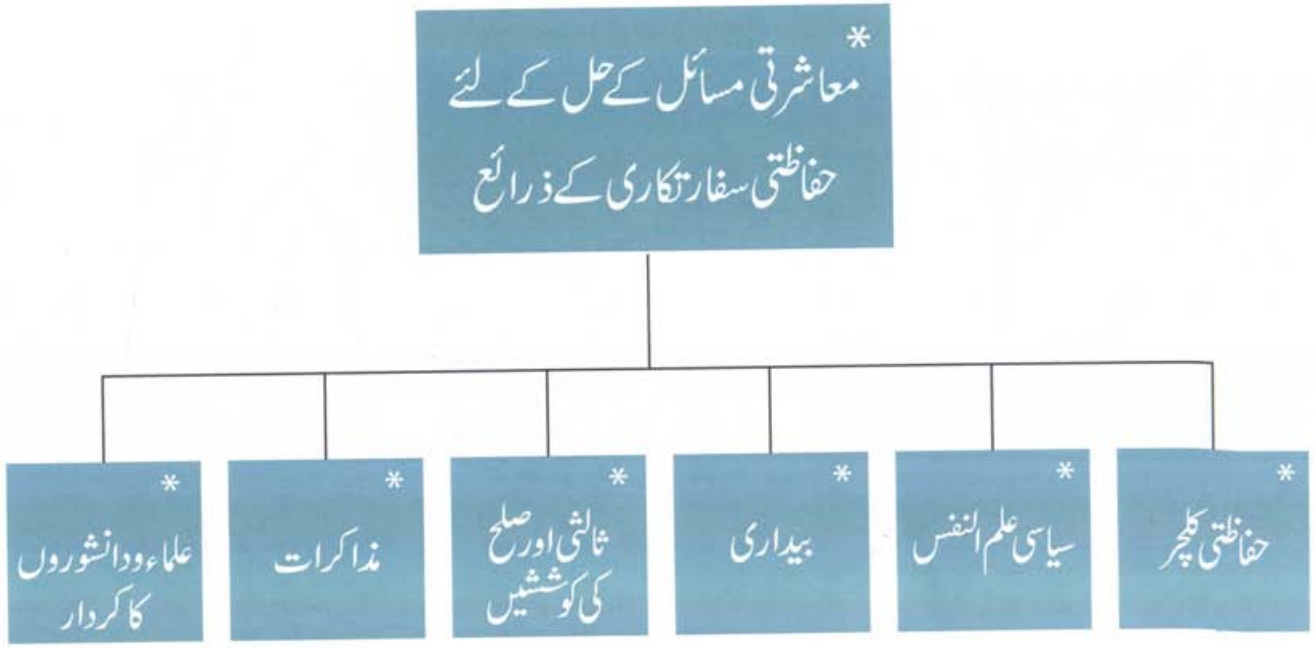

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاشرتی مسائل کے حل کے لئے حفاظتی سفارتکاری کے وسائل

1. حفاظتی کلچر

"پرہیز (احتیاط) علاج سے بہتر ہے" کوئی لایعنی کلام یا بے مقصد الفاظ کا مجموعہ نہیں بلکہ اپنے اندر بہت بڑی حکمت سموئے ہوئے ہے۔ علوم برائے انتظامی امور، علوم برائے انتظام حادثات، مستقبل کے بارے میں مطالعہ اور اسٹریٹیجک علوم کی مرکزی سوچ بتلاتی ہے کہ یہ حفاظتی واحتیاطی ثقافت دور حاضر کی کارکردگی کی قدر وقیمت جاننے اور مستقبل کے نتائج کا تخمینہ لگانے میں فرق کا نام ہے، یہ ثقافت عملی اقدامات کرنے والے شخص اور عقل کو سوچ وفکر سے بے نیاز رکھنے والے شخص کے مابین فرق کرنے اور مستقبل کو سنوارنے پر قادر شخص کو ایسے شخص سے علیحدہ کرنے کا نام ہے جو امور کو ہواؤں کے رخ پر چھوڑ دینے کا عادی ہو۔

ہم کوئی بھی غلطی کرنے سے پہلے اس غلطی کے نتیجے میں ہونے والے نقصان کا تخمینہ لگالیں یا یہ جان لیں کہ ہمیں دنیا وآخرت میں اس کا کس قدر خمیازہ بھگتنا ہوگا تو اسی چیز کو کہتے ہیں کہ " پرہیز علاج سے بہتر ہے"۔

اگر ہم لاپرواہی برتیں اور جوش میں آکر عقل وخرد سے کام نہ لیں اور ہر طرف تباہی وبربادی پھیر دیں، پھر جب ہماری طبیعت بحال ہو تو ہمارے دل سے آواز آئے گی کہ "پرہیز علاج سے بہتر ہے"۔

اگر ہم معاشرے میں طبقاتی فرق کو ختم کردیں (یا کم از کم اسے نچلی سطح پر لے آئیں) تو گویا ہم نے سماجی نٹ ورک کی سلامتی کو یقینی بنایا اور معاشرے کو تشدد کی لہر سے محفوظ رکھا تو یقیناً اسی کو کہتے ہیں کہ "پرہیز علاج سے بہتر ہے"[1]۔

"پرہیز علاج سے بہتر ہے" کا مطلب ہے کہ ہم اپنی زندگیوں کو کس طرح منظم یا اپنے آپ کو پیش آنے والی ناگہانیوں کے نتائج سے، چاہے وہ قابل برداشت ہوں یا نہ ہوں، کیسے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔

http://sayedmokhtar.maktooblog.com(1)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یاد رہے کہ ہم کسی مشکل کو آج تو سنبھال سکتے ہیں لیکن کل (مستقبل) میں جب وہ حد سے متجاوز ہو جائے گی تو اس پر قابو پانا ہمارے بس میں نہیں ہوگا۔

ان صورتوں میں حفاظتی سفارتکاری کا ایک نیا روپ ہوتا ہے جو معاشرتی مشکلات کا مطالعہ کرنے اور ان کا حل تلاش کرنے والی ثقافت کی نشوونما و مضبوطی کا تقاضا کرتی ہے، یہ ثقافت کئی مکونات پر مشتمل ہوتی ہے مثلاً:

ا. متوقع طور پر رونما ہونے والے حادثات اور جھگڑوں کو سن لینے والے کان اور دیکھ لینے والی آنکھیں (وجدان)۔

ب. ایک سفارتکار کو لسانی ثقافتی اور دینی جھگڑوں کی حقیقت کے بارے میں گہری علمی دسترس اور ان کا حل نکالنے کی حکمت عملی پر عبور حاصل ہونا چاہئے۔ (مذاکرات اور صلح جوئی)۔

ج. جھگڑے کے بعد دونوں فریقین کے مابین اعتماد بحال کرنے کے طریقوں سے واقف ہونا تاکہ حالات میں تسلسل اور استحکام کو یقینی بنایا جائے۔

2. سیاسی نفسیات کا علم:

سیاسی نفسیات کے علم کا مطلب یہ ہے کہ معاشرے کے کارگر عناصر کے رویے و کردار کا تجزیہ کرنے کے لئے نفسیات کے نظریات و تصورات کے طریقوں کا استعمال، یا سیاست اور نفسیات کے مابین مؤثر عوامل کا اندازہ لگانا اور بالخصوص نفسیات کے بنیادی اصول و ضوابط استعمال کرتے ہوئے سیاست پر اس کے اثرات مرتب کرنا تاکہ عوام اور معاشروں کی عادات کا پتہ چلایا جاسکے اور انہیں سمجھ کر فیصلہ اخذ کرنا، سیاسی نفسیات معاشرے میں رونما ہونے والے بحرانوں کو سمجھنے اور ان سے نبرد آزما ہونے میں اہم کردار ادا کرتی ہے اور فیصلہ سازوں کو بحرانوں کی ماہیت جاننے اور بحرانوں کا سبب بننے والے عوامل کی نفسیات سمجھنے میں اہم معلومات مہیا کرتی ہے اور ان بحرانوں اور منفی رجحانوں کے اثرات زائل کرنے میں مدد دیتی ہے جس سے معاشرتی امور کا اہتمام کرنے والوں کو لڑائی جھگڑوں سے بچتے ہوئے پرامن حل کی تلاش میں مدد ملتی ہے، اور یہی چیز حفاظتی سفارتکاری میں اہمیت کا حامل عنصر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3. بیداری:

بیداری یعنی معاملات کی تہہ تک پہنچنا اور جن پہلوؤں اور مقاصد کے بارے میں بیداری اجاگر کرنا مقصود ہو ان کو جاننے کے لئے مختلف طریقوں مثلاً (انٹرویوز، ملاقاتوں، تقریروں اور ورکشاپوں) کے ذریعے ان کی حدود کی حقیقی سمجھ، ان کا صحیح تصور ان کے معانی کا درست ادراک، ان کے نقصانات اور اثرات کا تخمینہ لگانا ہے تاکہ بعض لوگوں کی بری اور ناپسندیدہ عادات کو تبدیل کیا جائے اور معاشرے کی بہتری کے لئے ان کی اصلاح اور درستگی کی کوشش کی جائے، اس بیداری کے درج ذیل اہم مقاصد ہیں:

ا۔ ایسے امور کی نشاندہی کرنا جو معاشرے میں مشکلات پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں، اور بیداری کے ذریعے ان کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے ہی ان کا قلع قمع کر دینا۔

ب۔ بیداری اور حفاظتی سفارتکاری کے ذریعے ایسے مسائل کے حل کے لئے فوری اقدامات شروع کر دینا جو بحرانوں کو جنم دینے کا سبب بن جاتے ہیں۔

ت۔ بیداری کے تمام میسر ذرائع استعمال کرتے ہوئے ایسے مسائل اور مشکلات سے نبرد آزما ہونے کے لئے کمربستہ ہونا جو تصادم اور جھگڑوں کو جنم دیتے ہوں۔

4. ثالثی اور صلح کی کوششیں:

ایسے لوگوں اور شخصیات کے ذریعے ثالثی اور صلح کی کوششیں کرنا جو معاشرے میں نمایاں مقام کے حامل ہونے کی وجہ سے ہر دلعزیز ہوں یہ لوگ اپنی شخصی مہارتوں اور تجربات کی بدولت مشکلات کو سمجھنے، ان کے اسباب جاننے اور انہیں حل کرنے کا سلیقہ جانتے ہوں۔

5. مذاکرات:

دو یا دو سے زیادہ افراد کے مابین ہونے والی وہ بات چیت جس کے ذریعے کسی جھگڑے یا اختلاف کا حل تلاش کرنا مقصود ہو مذاکرات کہلاتے ہیں، حقیقی اور کارگر مذاکرات زیادہ تر کسی مسئلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حل، اختلاف کے خاتمے یا غلطی کرنے والے کو اپنی غلطی سے رجوع کرنے پر آمادہ کرنے کا نام ہے۔ مذاکرات کے لئے عام طور پر مختلف مراحل سے گزرنا پڑتا ہے اور وہ یہ ہیں:

ا. جس مسئلے کے حل کے لئے مذاکرات کرنا مقصود ہو اس کی نشاندہی کرنا اور اس کے علاج کی تشخیص کرنا اور یہی چیز مذاکرات کا حقیقی عنصر ہے[1]۔

ب. مذاکرات کا ماحول تیار کرنا۔

ج. تمام لڑنے والی اور اختلاف کرنے والی پارٹیوں کا مذاکرات کرنے اور ان میں شامل ہونے پر آمادہ ہونا۔

- مذاکرات شروع کرنا۔
- ایک متفقہ بات یا ایسے نقطے تک پہنچنا جو حل تک لے جائے۔
- مذاکرات کے نتائج کا اندازہ لگانا۔

مذکورہ بالا جانچ پڑتال کی روشنی میں ہم حدیث نبوی ﷺ سے مذاکرات اور اس کے مختلف مراحل کا عملی نمونہ پیش کرتے ہیں: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک نوجوان لڑکا نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسول: مجھے زنا کرنے کی اجازت دیں، لوگوں نے اسے ڈانٹا شروع کر دیا کہ یہ کیا بک رہے ہو، (لیکن رسول اللہ ﷺ نے نہ اسے ڈانٹا نہ برا بھلا کہا، بلکہ آپ ﷺ (میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں) نے اسے اپنے پاس بٹھایا اور اس طرح مذاکرات فرمائے کہ وہ مطمئن ہو گیا اور اپنی غلطی سے رجوع پر آمادہ ہو گیا، آپ ﷺ نے اس سے کہا (قریب آجاؤ) وہ قریب ہو گیا، راوی کہتے ہیں وہ بیٹھ گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اسے اپنی ماں کے لئے پسند کرو گے، کہنے لگا: نہیں، میں آپ ﷺ پر قربان جاؤں، ہر گز پسند نہیں کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا باقی لوگ بھی اسے اپنی ماؤں کے لئے پسند نہیں کرتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اسے اپنی بیٹی کے لئے پسند کرو گے؟ کہنے لگا نہیں، اللہ کی قسم میں آپ ﷺ پر قربان جاؤں ہر گز نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا لوگ بھی اسے اپنی بیٹیوں کے لئے پسند نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا کیا تم اسے اپنی بہن کے لئے

(1) مصنف کی کتاب سماجی تعلقات میں مکالمے کی اہمیت۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پسند کرو گے ؟ کہنے لگا نہیں، اللہ کی قسم میں آپ ﷺ پر قربان جاؤں ہر گز نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا لوگ بھی اسے اپنی بہنوں کے لئے پسند نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا کیا تم اسے اپنی پھوپھی کے لئے پسند کرو گے ؟ کہنے لگا نہیں، اللہ کی قسم میں آپ ﷺ پر قربان جاؤں ہر گز نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا لوگ بھی اسے اپنی پھوپھیوں کے لئے پسند نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا کیا تم اسے اپنی خالہ کے لئے پسند کرو گے ؟ کہنے لگا نہیں، اللہ کی قسم میں آپ ﷺ پر قربان جاؤں ہر گز نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا لوگ بھی اسے اپنی خالاؤں کے لئے پسند نہیں کرتے۔ راوی کہتے ہیں، آپ ﷺ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا: اے اللہ اس کا گناہ معاف فرما، اس کا دل پاک کر دے، اس کی شرم گاہ کی حفاظت فرما، راوی کہتے ہیں اس دن کے بعد وہ نوجوان کسی جانب متوجہ نہیں ہوا[1]۔

ملاحظہ فرمائیں کہ آپ ﷺ کے ایک نوجوان کے ساتھ کامیاب مذاکرات نے کس طرح مطلوبہ نتائج تک پہنچنے اور نوجوان کو انہیں قبول کرنے اور ہٹ دھرمی اور بے حیائی سے باز رہنے پر آمادہ کر دیا۔

6. علماء اور اصلاح پسندوں کا کردار

معاشرتی مسائل کے حل میں علماء کرام، دانشور، اصلاح پسند اور صحافی حضرات اہم کردار ادا کر سکتے ہیں، علماء کرام پر لوگوں کو سمجھانے اور انہیں راہ راست پر لانے کی بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اور خصوصاً جب کسی مسئلہ میں اشتباہ ہو جائے یا ایسے مسائل کا سامنا ہو جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ رب العزت نے اہل علم کی جانب رجوع کرنے کا حکم دیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ ۖ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنبِطُونَهُ مِنْهُمْ ۗ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلَّا قَلِيلًا﴾ (سورۃ النساء 83)۔ ترجمہ (اور جب ان کے پاس امن یا خوف کی کوئی خبر پہنچتی ہے تو اس کو مشہور کر دیتے ہیں اور اگر وہ اس کو پیغمبر اور اپنے سرداروں کے پاس پہنچاتے تو تحقیق کرنے والے اس کی تحقیق کر لیتے اور اگر تم پر خدا کا فضل اور اس کی مہربانی نہ ہوتی تو چند اشخاص کے سوا سب شیطان کے پیروکار ہو جاتے)۔

(1) امام احمد نے اسے اپنے مسند میں (22211) روایت کیا اور اسے صحیح حدیث کہا، طبرانی نے "الکبیر" میں (7759) روایت کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امت مسلمہ پختہ علم والوں اور اللہ والے اہل علم حضرات کی بہت زیادہ محتاج ہے، یہی لوگ امت کی بقاء اور اس کی حفاظت کے ضامن ہیں، جس طرح فوجوں کے ذمے سرحدوں کی نگرانی اور شہروں اور محلوں کی حفاظت کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اسی طرح علمائے کرام امت کے اخلاق کے نگہبان، نسل نو کے محافظ اور انہیں ضائع اور منحرف اور شیطان کے جال میں گرفتار ہونے سے بچاتے اور انہیں راہ راست اور سلامتی والے راستے پر چلانے کے ذمہ دار ہیں۔

ایک دانشور بھی قوم کی راہنمائی اور ان کے مسائل کی حل میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے، وہ امت کو درپیش بحرانوں سے نکالنے میں نمایاں مقام کا حامل ہوتا ہے، یہ قوم کے سینے میں دھڑکنے والا وہ دل ہوتا ہے جو اس میں نئی روح پھونکنے میں اپنی کوششیں صرف کرتا ہے، اور حق کا ساتھ دینے اور ظلم اور باطل سے ٹکر لینے میں امت کے شانہ بشانہ کھڑا ہوتا ہے، یہ علم و فکر اور معرفت کا سہارا لیتے ہوئے امت کے دلوں میں امید و عمل کی کرن روشن کرنے میں کسی سستی و تساہل سے کام نہیں لیتا، لہذا اسے چاہئے کہ یہ معاشرتی مسائل کے حل میں اپنے کردار کی اہمیت کو سمجھے اور اپنی سوچوں میں ہی گم صم زندگی نہ گزار دے بلکہ اس طبیب کی طرح ہو جو جسم کی بیماریوں اور پریشانیوں کو سمجھنے والا ہو، وہ لوگوں میں معاشرتی یکجہتی و ہمنوائی کا پودا کاشت کرے۔

ایک صحافی بھی اپنے میڈیا پروگراموں، مختلف صحافتی و نشریاتی ذرائع ابلاغ مثلاً ریڈیو، ٹیلی ویژن، کیبل یا انٹرنٹ وغیرہ کے ذریعے تمام مذکورہ بالا لوگوں سے بڑھ کر اپنا کردار ادا کر سکتا ہے۔ وہ اپنے پروگراموں کے ذریعے ہر چھوٹے بڑے، مرد و زن، شہری و دیہاتی، امیر و غریب کو مخاطب کر سکتا ہے، یہ پروگرام دلوں پر حد درجہ اثرانداز ہو کر خصوصی اقدار کے مطابق نسلوں کی تشکیل کر سکتے ہیں۔ اس اعتبار سے ایک صحافی معاشرے کی حفاظت اور درپیش چیلنجوں مثلاً منشیات، تشدد، دہشت گردی جیسی برائیوں اور رذائل سے اسے بچاتے ہوئے ان کے نقصانات و خطرات اور ان سے محفوظ رہنے کے طریقے مؤثر انداز میں بیان کر سکتا ہے، تاکہ معاشرے کو اپنی پٹڑی پر واپس لا کر اس کے مسائل حل کئے جا سکیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ششم

منشیات سے چھٹکارے میں حفاظتی سفارتکاری کا کردار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منشیات سے چھٹکارے کیلئے حفاظتی سفارتکاری کا کردار

منشیات کی لعنت سے چھٹکارا ایک قومی فریضہ ہے، جس کے لئے مشترکہ اور بھرپور کوششیں سرانجام دینے کی ضرورت ہوگی، اس کا خاتمہ کسی سرکاری آرڈر یا عدالتی فیصلے یا بذریعہ فوج ناممکن ہے، بلکہ اس مقصد کے لئے حفاظتی سفارتکاری اپناتے ہوئے اس کے خطرات، نقصانات، اسباب اور اثرات کے بارے میں آگاہ کرنا ہوگا۔ اس مقصد کے لئے لمبے دورانیے کے اجتماعات اور عادی افراد کے ساتھ ملاقاتیں کرنا ہوں گی، کیونکہ یہ ایک بہت ہی خطرناک معاملہ ہے، منشیات کسی فوج پر نہیں بلکہ پورے معاشرے پر حملہ آور ہوتی ہیں، وہ کسی مخصوص جگہ پر قبضہ نہیں کرتیں بلکہ قوموں کو نشانہ بناتی ہیں اسکے حملہ کی جگہ کوئی زمین نہیں بلکہ لوگ ہوتے ہیں، یہ کسی ایک کنویں کو زہر آلود نہیں کرتیں بلکہ پوری قوم کو زہر آلود کرتی ہیں، یہ کوئی ساز وسامان تباہ نہیں کرتیں بلکہ معاشرے کو تباہ و برباد کرتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ اس کی مشکلات اور مسائل بہت زیادہ اور گھمبیر ہوتے ہیں۔

یہاں سعودی عرب کے کردار کی تعریف کرنا بھی ضروری ہے جس نے اس آفت کے بارے میں بیداری اور اس کی سرکوبی کے لئے ایک قومی، حفاظتی اور قابل علاج حکمت عملی وضع کر رکھی ہے، سعودی عرب نے ایک مستقل (ادارہ) تشکیل دے رکھا ہے یہ ادارہ حکومت کی وضع کردہ حکمت عملی پر عمل کو یقینی بناتا اور منشیات کی لعنت کو ختم کرنے کے لئے درج ذیل طریقوں سے گرانقدر خدمات سرانجام دیتا ہے:

1. حفاظتی منصوبے تشکیل دینا۔
2. سرکوبی و بچاؤ کے ذرائع متعین دینا۔
3. علاج معالجے کے پروگرام تشکیل دینا، متاثرین کو معاشرے کا مفید شہری بنانا۔
4. منشیات کی سمگلنگ اور پھلنے پھولنے سے روکنے کے لئے ملکی و بین الاقوامی تعاون کو مؤثر بنانا۔

درحقیقت یہ معاملہ بہت زیادہ محنت، تگ ودو کا متقاضی اور انتہائی صبر آزما ہے۔ حفاظتی مراحل ہوں یا علاج کا مرحلہ مؤثر سیاست اور مطالعاتی پروگراموں کے ذریعے مسلسل غور وفکر کرتے رہنے کی ضرورت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منشیات میں مبتلا ہونے کے اسباب:

1. علمائے نفس کا خیال ہے کہ منشیات کا استعمال اور اس کا عادی ہونا کسی خفیہ یا ظاہر ذہنی و نفسیاتی بیماری کا اظہار ہے۔
2. سماجی علوم کے ماہر حضرات کا کہنا ہے کہ منشیات کی عادت اور اس کا استعمال معاشرتی و تمدنی مسائل کی وجہ سے ہوتا ہے۔
3. نفسیاتی بیماریوں کے معالجین بتلاتے ہیں کہ منشیات کی عادت ورثے میں ملتی یا الکحل کے مسلسل استعمال سے ہونے والی بافتوں میں تبدیلی کی وجہ سے ہوتی ہے۔

عمومی طور پر اس لعنت کے بہت سے دینی، اخلاقی، نفسیاتی اور معاشرتی اسباب ہیں جن میں:

1. دینی و اخلاقی اقدار کی کمزوری۔
2. اس کے حقیقی نقصانات سے ناآشنائی اور دشمنوں کی چالوں سے غفلت کیونکہ وہ تو اس کے ذریعے قوموں کی شان و شوکت کو ملیامیٹ کرنے کے لئے اسے بطور ہتھیار اور اس کی ترویج سے امت کے اخلاق تباہ اور جہادی روح ختم کرنے کے درپے ہیں[1]۔
3. یہ سوچ غلط ہے کہ نشہ اور منشیات جنسی طاقت کا سبب بنتے ہیں جبکہ طبّی نقطہ نظر بتلاتا ہے کہ یہ تو جنسی کمزوری اور مادہ منویہ کے جراثیم کو تباہ کرتے اور متعدد موذی امراض کو جنم دیتے ہیں[2]۔

(1) شیخ عبداللہ علوان کی کتاب "تربیۃ الأولاد فی الإسلام، 232/1 مطبوعہ دار السلام حلب 1401ھ)

(2) ڈاکٹر خالد الحازمی کی کتاب مساوئ الأخلاق وأثرها على الأمة مطبوعہ وزارۃ الأوقاف والشئون الإسلامیۃ ریاض 1426ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی دنیا کے علماء کا فرض بنتا ہے کہ وہ اس آفت کی سرکوبی کے لئے اس کے استعمال کی ممانعت کے بارے میں حکم خداوندی لوگوں تک پہنچائیں اور بتائیں کہ تمام علمائے کرام نے اس کے استعمال کو حرام بتلایا ہے اور اس پر اجماع امت ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (المائدۃ آیت نمبر 90) ترجمہ: اے ایمان والو شراب اور جوا اور بت اور فال کے تیر سب شیطان کے گندے کام ہیں سو ان سے بچتے رہو تاکہ تم نجات پاؤ۔

شراب کی حرمت پر جو دلائل آئے ہیں منشیات انہی کے زمرے میں آتی ہیں کیونکہ یہ عقل کو مخمور اور اسے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے محروم کر دیتی ہیں اور حدیث شریف میں آیا ہے " ہر نشہ آور چیز حرام ہے"۔

منشیات کا استعمال بہت بڑی نافرمانی اور حرام کا ارتکاب ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا" ہر نشہ آور چیز شراب ہے، اور ہر نشہ آور چیز حرام اور جس نے دنیا میں شراب پی اور اس حال میں مرا کہ وہ شراب کا عادی تھا اور توبہ نہ کی تو آخرت میں اسے کبھی نہیں پی سکے گا[1]۔

شراب پینے والا شرعی حد کا سزاوار ہوتا ہے[2]۔

یہ اللہ تعالی کے ارشاد سورۃ اعراف آیت 157 (نبی کریم ﷺ ان کے لئے پاک چیزوں کو حلال اور گندی چیزوں کو حرام کرتے ہیں) کے تحت اور فرمان نبوی" لا ضرر ولا ضرار" (ترجمہ: نہ خود تکلیف جھیلو نہ ہی کسی کو تکلیف دو) کے عمومی حکم کے تحت آتی ہیں[3]۔

یہ تمام دلائل شراب اور نشہ آور اور منشیات کے حرام ہونے پر واضح دلالت کرتے ہیں، دانشوروں اور ماہرین کو چاہئے کہ اس کے استعمال سے ہونے والے نقصانات سے آگاہ کریں مثلاً:

(1) مسلم شریف نمبر 2003۔
(2) مسلم شریف نمبر 1706۔
(3) ابن ماجہ نمبر 2340 اور 2341۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1. نشے کا استعمال عقل پر بہت زیادہ اثر ڈالتا ہے اور یہ عقل کو ماؤف کر دیتا ہے، نشہ استعمال کرنے والے شخص کو دور کی چیز نزدیک اور نزدیک چیز دور دکھائی دیتی ہے، وہ اس چیز کے بارے میں سوچتا رہتا ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی، وہ خوابوں خیالوں کی وادیوں میں سرگرداں رہتا اور ان بستیوں میں اس قدر گم رہتا ہے کہ اپنی ذات کو اپنے دین و دنیا تک کو بھول جاتا ہے، اور سوچے سمجھے بغیر گناہوں کا مرتکب ہوتا رہتا ہے۔
2. نشے کے استعمال سے عقلی وجسمانی نشو ونما رک جاتی ہے، حالانکہ یہ اخلاقیات کے اہم عناصر اور ستون ہیں۔
3. نشہ استعمال کرنے والا شخص متعدی امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے جس سے اس کی صحت تباہ اور عقلی قوت متاثر ہوتی ہے۔
4. نشہ انسان کو اللہ جل جلالہ کے ذکر اور نماز پڑھنے سے روکتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ﴾ (المائدۃ آیت 91) ترجمہ: (شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے سبب تمہارے آپس میں دشمنی اور رنجش ڈلوادے اور تمہیں خدا کی یاد سے اور نماز سے روک دے تو کیا تم کو (ان کاموں سے) باز رہنا چاہیئے)؟
5. نشہ انسان کو احمق و بے وقوف بنا دیتا ہے عقل کی باتوں نیک اخلاق اور خوش مزاج لوگوں پر اسے غصہ آتا اور ان کی مخالفت کرتا ہے، بے ہودہ اور نافرمانی کی باتوں کے علاوہ کوئی بات سننا پسند نہیں کرتا، اور ایسی باتیں ہی اس کی عقل کو متاثر کرتی ہیں۔
6. دماغی امراض، ناامیدی، مایوسی، بے چینی عدم استحکام کے احساس میں مبتلا ہو کر انتہائی سطحی اور عام چیزوں کا خوف اس کے دل میں سما جاتا ہے جس سے اس کی اخلاقی اقدار ناپید ہو کر اسے پاگل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنادیتی ہیں۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ پاگل پن میں مبتلا ہونے والے افراد میں سے 50% افراد شراب اور منشیات کے عادی تھے[1]۔

اس کے بعد ایک صحافی کا وہ کردار ہے جو اس آفت کے وجود اور اس کی مضرتوں سے پردہ اٹھا کر اس کے استعمال سے پیدا ہونے والے نقصانات سے آگاہ کر سکتا ہے، اور اس کے کامیاب علاج کے بارے میں بتا کر اس کے قلع قمع میں کردار ادا کر سکتا ہے۔ ذیل میں ہم اس کے علاج کا خلاصہ بیان کر رہے ہیں۔

- لوگوں کے دلوں میں اللہ پر ایمان اور اس کا خوف پیدا کیا جائے، ان میں یہ شعور اجاگر کرنے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالی ہمارے ہر کام میں خفیہ ہو یا علی الاعلان ہمیں دیکھ رہا ہے۔ اس طرح کی تربیت ضمیر سازی، اصلاح نفس، بلند اخلاقی اور حرام کاری سے دور رہنے میں لوگوں کی ذہن سازی میں بہت موثر رہے گی۔
- نشے کی لعنت اور اس جیسی دوسری آفتوں کے نتیجے میں صحت اور نفس پر مرتب ہونے والے نقصانات اور پھر ان سے جنم لینے والے ذہنی وجسمانی نقصانات اور مالی و معاشرتی وسلامتی کے نقصانات کو ظاہر واجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔
- ان آفات کو اپنے ملک میں داخل نہ ہونے دیا جائے، سرحدوں کی نگرانی سخت ہو، منشیات کا کاروبار کرنے والوں اور ایسے سمگلروں کو جو منشیات کی ترویج کرتے اور لوگوں کو اس کا عادی بناتے ہیں کو ایسی سخت سے سخت سزائیں دی جائیں جس طرح کی سزائیں سعودی عرب دیتا ہے۔
- ایسے لوگ جو زندگی میں پیش آنے والے غموں اور مسائل سے بھاگ کر ان کے استعمال کی طرف راغب ہوتے ہیں ان کے لئے اس کا متبادل تلاش کیا جائے، اور ان کی توجہ اس حدیث مبارکہ کی جانب مبذول کی جائے جس میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ما قال عبد قط إذا

(1) حازمی کی کتاب "مساوی الأخلاق" صفحہ 79-81 اور عبداللہ علوان کی کتاب "تربیة الأولاد في الإسلام" 243/1۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أصابه هم وحزن : اللّهم إني عبدك وابن عبدك وابن أمتك ناصيتي بيدك ماضٍ فيّ حكمك عدل في قضاءك أسألك بكل اسم هو لك سميت به نفسك أو أنزلته في كتابك أو علمته أحداً من خلقك أو استأثرت به في علم الغيب عندك أن تجعل القرآن ربيع قلبي ونور صدري وجلاءحزني وذهاب همي إلا اذهب الله عزو جل همه وأبدله مكان حزنه فرجاً.) ترجمہ (جب بھی کوئی بندہ اس وقت جب اسے کوئی دکھ پہنچے یہ کہتا ہے "اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندے کا بیٹا ہوں، تیری لونڈی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھوں میں ہے، مجھ پر تیرا حکم چلتا ہے، تیرا فیصلہ میرے لئے عدل والا ہے، میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جو تو نے اپنے لئے چن لیا ہے یا اپنی کتاب میں اتارا ہے یا مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے، یا اپنے غیب کے خزانوں میں اپنے پاس محفوظ کر لیا ہے کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار بنادے میرے سینے کا نور بنا دے میرے دکھوں کا مداوا اور میرے غموں کو ختم کرنے والا بنادے " تو اللہ تعالی جل جلالہ اس کے دکھ کو دور کر کے اس کے غم کو خوشی سے بدل دیتے ہیں"[1]۔

- گھر، مسجد، مدرسہ، یونیورسٹی اور معاشرتی تربیت کی تنظیموں اور صحافیوں کو ان زہر افشاں آفتوں کی سرکوبی کے لئے تقریری و تحریری کردار ادا کرنا ہوگا[2] اور ان کے مکمل خاتمے تک یہ کوششیں جاری وساری رکھنی ہوں گی تبھی اس آفت کی سرکوبی کے حفاظتی فریضے کی انجام دہی ممکن ہو سکے گی۔

(1) مسند امام احمد نمبر 4318۔

(2) مساوی الأخلاق وأثرها على الأمة صفحہ 83-84۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہفتم

حفاظتی سفارتکاری اور دہشت گردی کی لعنت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حفاظتی سفارتکاری اور دہشت گردی کی لعنت

سب سے پہلے میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ سعودی عرب نے دہشت گردی کے خاتمے کے لئے ایک نیا طریقہ کار وضع کیا ہے، اور دہشت گردی کو پھلنے پھولنے سے روکنے اور اس کے قلع قمع کے لئے ایک منظم، جدید ترین اور عملی نظام وضع کیا ہے۔ سعودی عرب نے اس کے مقابلے اور خاتمے کے لئے حفاظتی سفارتکاری کے ذرائع اور وسائل استعمال کرتے ہوئے قابل عمل اقدامات اٹھائے ہیں۔ ہر چھوٹا بڑا اس بات سے بخوبی آگاہ ہوگا کہ اس ضمن میں نکلنے والے نتائج کس قدر نتیجہ خیز ثابت ہوئے ہیں۔

"حفاظتی سفارتکاری اور منشیات کی لعنت" کے بارے میں جو کچھ اوپر بیان ہوا ہے اس کی روشنی میں دہشت گردی کی لعنت کا علاج بھی درج ذیل طریقوں سے کیا جا سکتا ہے:

1. اس لعنت کی درست اور واضح تشخیص۔
2. علاج سے پہلے حفاظتی اقدامات و تدابیر۔
3. علماء، دانشور، اصلاح کنندگان اور صحافی حضرات کی جانب سے اس کے اسباب اور اثرات کی تلاش اور اس کے نقصانات کے بارے میں معاشرے میں بیداری پیدا کرنا۔
4. اصلاحی پروگرام تشکیل دینا اور متاثرہ لوگوں کو معاشرے کا تندرست اور فعال کارکن بنانے میں ان کی مدد کرنا۔
5. اس لعنت کے خاتمے کے لئے ملکی و بین الاقوامی سطح پر تعاون کو فروغ دینا۔

الحمد للہ، جیسا کہ پہلے گزر چکا سعودی عرب نے دہشت گردی کی لعنت کے خاتمے کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت ایک واضح حکمت عملی وضع کی ہے، لیکن انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ دہشت گردی کے خطرات اور اثرات بد کو دیکھتے ہوئے بھی سلامتی و انصاف کے حصول اور جائز آزادیوں کی حفاظت کے لئے بین الاقوامی سطح پر اس کی تعریف متعین کرنے، مضمون مرتب کرنے، مدلول کی وضاحت اور قوانین و سزائیں مقرر کرنے کا کام ابھی تک نہیں کیا جا سکا، دہشت گردی کی تعریف میں اب تک جو کچھ کہا گیا اس کا قریب ترین مفہوم یہ ہے کہ "وہ سرکشی (زیادتی و عداوت) جسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افراد یا تنظیمیں یا ممالک ایک انسان کے دین، خون، عقل، مال اور عزت وناموس پر بطور بغاوت مسلط کرتے ہیں، وہ لوگوں کو خوفزدہ کرتے، تکلیفیں دیتے، ڈراتے دھمکاتے اور ناحق قتل وغارت گری کرتے ہیں، ایسے کام جو لوگوں کو حراساں کرنے یا مسافروں کو ڈرانے یا ڈاکے ڈالنے سے ملتے جلتے ہوں یا تشدد اور حراساں کرنے کا ہر کام عوام یا معاشرے کے حق میں جرم کے زمرے میں آتا ہے اور لوگوں کو مرعوب کرنے انہیں تکلیفیں پہنچانے اور ان کی زندگیوں اور آزادیوں اور سلامتیوں کو سلب کرنے اور انہیں خطرات میں دھکیل دینے کے مترادف ہے[1]۔

سعودی عرب نے عالمی برادری کو دہشت گردی کی تعریف پر متفق کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ بین الاقوامی سطح پر اس کا مقابلہ کیا جاسکے، لیکن افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ اس کی تعریف پر اتفاق نہیں ہو سکا۔

دہشت گردی کے خطرات کے پیش نظر ضرورت اس امر کی ہے کہ اس کے اسباب، اثرات اور بچاؤ کے طریقوں کے بارے میں سوچا جائے، دہشت گردی کی لعنت کے بہت سے معاشرتی، نظریاتی، سیاسی، اقتصادی، تربیتی، صحافتی اسباب ہیں جو اسکے ظہور اور فروغ کا سبب بنتے ہیں۔ ان میں بطور مثال:

1. بعض معاشروں میں معاشرتی ظلم کے بہت سی صورتیں جن میں بھوک، محرومی، افلاس اور جہالت شامل ہیں۔
2. سزاؤوں، قید اور انتقام کے ذریعے انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں۔
3. خاندانی اور معاشرتی ٹوٹ پھوٹ۔
4. دین سے ناواقفی ودوری کے سبب بہت سے گروہوں میں شدید نظریاتی وفکری اختلافات۔
5. اسلامی قوانین اور شریعت کے مقاصد سے ناواقفی اور کمزور اقوال اور شاذ ونادر حالات وواقعات کو مد نظر رکھ کر دیئے جانے فتووں کی پیروی۔
6. نظریاتی انتہاپسندی (کے ساتھ غلو) اور حدود سے تجاوز۔

(1) دہشت گردی کے بارے میں رابطہ عالم اسلامی کا موقف صفحہ 30 (مطبوعات رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

7. وعظ و نصیحت کرنے میں بعض اہل علم کی کوتاہی، اسی طرح علماء سے رجوع کئے بغیر بعض نوجوانوں کا فتوؤں میں ایک دوسرے پر اعتماد۔
8. اسلام کے خلاف سازشیں اور اسلام و مسلمانوں کی مسخ شدہ تصویر کشی۔
9. بہت سے مسلم ممالک میں شریعت کے مطابق فیصلہ سازی کا فقدان۔
10. اقتصادی بدحالی، بے روزگاری، بھوک ننگ افلاس کے ہاتھوں مجبور ہو کر یا زیادہ مال و دولت بنانے کے چکر میں۔
11. نصاب تعلیم میں دینی عنصر کی کمی۔
12. بین الاقوامی تنظیموں اور ان کے چلانے والوں کا فیصلہ سازی اور بین الاقوامی پالیسیاں وغیرہ بناتے وقت اور ان پر عمل کرتے وقت منافقت اور دُہرے معیار کا مظاہرہ[1]۔

ان اسباب نے ایسی برائیوں کو جنم دیا جنہوں نے معاشرے اور معاشرے کے مفادات پر برے اثرات مرتب کئے، مثلاً میانہ روی کا ناپید ہو جانا، مکالمے کو ٹھکرا دینا اور مخالفین کے ساتھ مسائل اور تنازعات کو حل کرنے کیلئے پر امن طریقوں کو قبول نہ کرنا، اور بعض حالات میں تو اسلام فوبیا کا الزام لگا کر معاملہ اہل اسلام پر چڑھائی اور حملے تک جا پہنچتا ہے اور اسلام کے خلاف نفرتیں اگل کر مسلمانوں میں تفرقہ بازی اور گروہ بندی کو ہوا دی جاتی ہے، ایسے وقت میں علماء دانشوروں اور صحافیوں کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اس لعنت اور اس کے نتیجے میں ہونے والی ٹوٹ پھوٹ اور تخریب کاری سے بچاؤ کے لئے حفاظتی تدابیر کی نشاندہی کریں۔ جن میں اہم تدابیر حسب ذیل ہیں:

- اہل علم، اصلاح کنندگاں اور تجربہ کار حضرات ایک بامقصد اور باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت بیداری مہم چلائیں، اور ایک واضح آسان عملی طریقہ کار وضع کریں۔

(1) ڈاکٹر عبدالرحمن اللویحق کی کتاب مشکلة الغلو في الدين في العصر الحاضر صفحہ 70/1

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- دہشت گردی کے اسباب کا خاتمہ کرنے میں جلدی کریں حق کو حق کہنے اور باطل کو باطل کہنے پر زور دیں، شریعت کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے اسے زندگی کے تمام شعبوں میں نافذ کریں۔
- دہشت گردی، تشدد اور اکھاڑ پچھاڑ والے اعمال سے ملک، قوم، معاشرے اور عوام کو پہنچنے والے عمومی و خصوصی نقصانات بیان کریں۔
- کتاب وسنت کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیں اور اہل سنت والجماعت کے مذہب پر چلتے ہوئے علمی وسعت کے حامل معروف و مشہور علماء سے استفادہ کریں۔
- مقاصد شریعت، تاریخ اور سنن ربانیہ کا علم حاصل کریں۔
- استدلال واستنباط کا انظباطی طریقہ اپنائیں اور شرعی اصطلاحات اور الفاظ کا صحیح استعمال کرنے کی کوشش کریں۔
- لوگوں کے ساتھ معاملات میں آسانی اور درگزر کا طریقہ اپنائیں۔
- اقتصادی پریشانیوں کا علاج تلاش کریں اور لوگوں کی ضرورتیں پورا کرنے کی طرف توجہ دیں[1]۔

(1) موقف رابطة العالم الإسلامي من الإرهاب" صفحہ 34 ومشكلة الغلو في الدين 842/3 ومابعدها.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہشتم

حفاظتی سفارتکاری اور معاشرے کو نقصان پہنچانے والے افکار و نظریات اور معاشرے کی وحدت پر ان کے اثرات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حفاظتی سفارتکاری اور معاشرے کو نقصان پہنچانے والے افکار و نظریات اور معاشرے کی وحدت پر ان کے اثرات

عرب اور اسلامی ممالک میں معاشرتی مسائل روز افزوں ہیں، جس کے نتیجے میں ان ممالک کے حکمرانوں کو حفاظتی سفارتکاری کے مختلف طریقے اور وسائل استعمال کرتے ہوئے بہت سی تدابیر اختیار کرنے کی از حد ضرورت ہے، تاکہ ان مسائل کے نتیجے میں رونما ہونے والے خطرات کا مقابلہ کیا جاسکے۔ اسی طرح اس امر کی بھی از حد ضرورت ہے کہ خلیج عرب کے ممالک ایسی سوچوں کے خاتمے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگادیں جو خلیجی ممالک کے معاشرتی ڈھانچے کو متاثر کرتی ہوں، کیونکہ یہ ایسے ممالک ہیں جو گمراہ کن افکار کی ترویج کے لئے دشمنوں کا بہت بڑا ہدف ہیں۔ خلیجی ممالک کے دشمن اس انتظار میں ہیں کہ کسی طرح ان ممالک کو اپنے شکنجے میں کس لیا جائے۔ یہی گمراہ کن افکار ہی دہشت گردی کے فروغ کا سبب بنتی ہیں۔

بلاشبہ گمراہ کن افکار، لادین نظریات، اور دشمن عناصر معاشرے کی سالمیت، وحدت، سلامتی واستحکام، علاقائی صفوں میں اتحاد، ملکی سلامتی اور یکجہتی کے دشمن ہیں۔ یہ سوچیں ملی وحدت کے لئے انتہائی خطرناک اور معاشرے کی تمام جزئیات پر منفی اثرات مرتب کرتی ہیں۔ جبکہ حفاظتی سفارتکاری کے استعمال سے ان افکار کا خاتمہ اور نوجوانوں کو ان کے خطرات اور تباہیوں سے محفوظ رکھنا ممکن ہوتا ہے۔ جس کے لئے:

- مسائل کی تشخیص اور اس کے نقصانات کے بارے میں آگاہ کرنا۔
- علماء، مصلحین دانشور اور صحافی حضرات کے ذریعے ان مسائل کے اسباب تلاش کرنا، خطرات سے آگاہی اور حفاظتی طریقوں کی نشاندہی۔
- درستگی، اصلاح اور حفاظتی پروگرام تشکیل دینا۔

معاشرے کو اس لعنت کے خطرات سے آگاہ کرنا اور انہیں یہ بتانا ضروری ہے کہ ان فاسد سوچوں والے اور منحرف عناصر راہ حق سے گمراہ ہوکر صراط مستقیم سے بہت دور چلے گئے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاشرے کے امن کو تباہ کرنے والے اس کی وحدت اور استحکام کو پارہ پارہ کرنے والے ان گمراہ کن افکار کو اپنانے والے لوگ در حقیقت اپنی نفسانی خواہشات اور شبہات کی پیروی کرنے والے ہیں، اور یہی چیز ان کے خذلان (رسوائی اور اللہ کی رحمت سے دوری) دھوکے میں پڑنے اور اللہ کی رحمت و توفیق سے دوری کی نشانی ہے، حضرت محمد کعب القرظی سے خذلان کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: " انسان اچھائی کو برا اور برائی کو اچھا سمجھنے لگ جائے "[1]۔

متنبی نے کہا ہے:

يُقضى على المرء في أيام محنته
حتى يَرى حسناً ما ليس بالحسن

ترجمہ: امتحان کے دنوں میں انسان پر ایسا بھی وقت آتا ہے
جب وہ اس چیز کو بھی اچھا سمجھنے لگتا جو اچھی نہیں ہوتی۔

حفاظتی سفارتکاری اور اس کے ذرائع استعمال کرتے ہوئے ہمیں اس لعنت کے خاتمے کے لئے دن رات ایک کرنا ہوں گے، علماء، دانشور، تعلیمی اداروں اور میڈیا کو چاہئے کہ وہ اپنا کردار ادا کرتے ہوئے درج ذیل طریقوں سے اس کے بارے میں لوگوں کو آگاہ اور باخبر کرتے رہیں:

1. احتیاطی تدابیر

احتیاطی تدابیر اختیار کرنا علاج سے بہتر ہے۔ کیونکہ پرہیز علاج سے بہتر ہے جس کے لئے اعتدال پسندی اور درست افکار کو متعارف کروانا اور منحرف افکار کے نقصانات اور برے انجام کی وضاحت ضروری ہے، ہمیں دین، ثقافت اور معاشرے کے صحیح مفہوم کو پھیلانے کے لئے سخت محنت کرنا ہوگی۔

(1) حلية الأولياء، 212/3، مصنف ابو نعیم اصبہانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2. بیداری:

- نوجوانوں کو دین دشمن عناصر کے خطرات اور منحرف افکار کے بارے میں باخبر کیا جائے، اور دین اسلام اور اس کی اقدار کی روشن صورت اجاگر کرنے کی ضرورت پر توجہ دی جائے۔
- نوجوانوں کو مختلف ذرائع ابلاغ اور خاص کر اسلام دشمن ذرائع کی جانب سے شائع کئے جانے والے خطرناک پروگرام اور ایسے عناصر کے پروگرام جو خواہشات کے بچاری اور فتنہ وفساد کے دلدادہ ہیں کے بارے آگاہ کیا جائے۔
- نوجوانوں کے فارغ اوقات کو مفید سرگرمیوں اور ایسے کاموں میں مشغول کر دیا جائے جو ان کی اخلاقی اقدار بہتر بنانے، ملت اسلامیہ سے ان کی نسبت جوڑنے اور ثقافتی پہچان میں مفید ثابت ہوں۔ اس کے لئے درج ذیل امور سرانجام دینا ہوں گے:

ا. تشدد پسندی اور مغرب پسندی سے نفرت، معاشرے اور اس کے استحکام کے لئے نقصان دہ افکار کے بارے میں علمی وثقافتی بیداری اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔

ب. معاشرے کے افراد میں حب الوطنی کو تقویت دینے کی ضرورت ہے۔

ج. اعتدال پسندی کی صحیح صورت اور اس پر عمل کرنے کے فوائد اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔

3. مذاکرہ:

مذاکرات کے ذریعے ایسا ماحول پیدا کرنا کہ منحرف افکار کے حامل لوگ اپنی سوچ کے غلط ہونے اور اسلامی تعلیمات واقدار سے دوری کا اعتراف کرلیں اور اپنے نظریات سے رجوع کرتے ہوئے اسلام کی بتلائی ہوئی دینی ثقافتی اور معاشرتی درست اور اعتدال پسندانہ افکار کا پیروکار بننے پر آمادہ ہو جائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4. علماء اور اصلاح کنندگان کا کردار:

عقیدے، شریعت اور سلوک میں میانہ روی اور اعتدال پسندی کی دعوت میں علماء اور مصلحین اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ وہ تعصب دہشت گردی اور انتہاء پسندی جیسی لعنتوں سے بچانے فتنوں اور عقیدے اور معاشرے کی وحدت واستحکام کے لئے نقصان دہ افکار سے ڈراتے ہیں وہ بتلاتے ہیں کہ ایسے افراد کس طرح ایک جماعت سے نکل کر زمین میں فساد، گروہ بندی، فرقہ واریت اور مسلمانوں کی صفوں میں توڑ پھوڑ میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ وہ معاشرے کے عقائد و نظریات کی سلامتی اور معاشرتی ستونوں کو نقصان پہنچانے والوں کے سامنے ڈٹ جاتے ہیں، وہ چیلنجوں سے نمٹتے اور ایسے خلاپر کرتے ہیں جن سے یہ گمراہ افکار کے حامل عناصر فائدہ اٹھا سکتے ہوں۔ اسی طرح ان علماء اور مصلحین کو چاہئے کہ وہ امت کو ایک لڑی میں پروئے رکھنے ان میں وحدت اور یگانگت قائم کرنے اسے برقرار رکھنے میں اپنا فریضہ سرانجام دیتے رہیں۔ ارشاد باری تعالی ہے: ﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ۚ وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ﴾ (آل عمران آیت 103) ترجمہ: اور سب مل کر خدا کی (ہدایت کی رسی) کو مضبوط پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا اور خدا کی اس مہربانی کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو خدا نے تم کو اس سے بچا لیا اس طرح خدا تم کو اپنی آیتیں کھول کھول کر سناتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

انہیں چاہئے کہ لوگوں کو بتائیں کہ فرقہ واریت، اختلافات اور جماعت کی مخالفت امت کی صفوں میں شگاف ڈالنے اور توڑ پھوڑ کی طرف لے جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالی نے کئی مواقع پر فرقہ ورایت اور علیحدگی کی مذمت فرمائی ہے، ارشاد باری تعالی ہے ﴿وَمَا تَفَرَّقُوا إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ أُورِثُوا الْكِتَابَ مِن بَعْدِهِمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ﴾ (الشوری آیت 14) ترجمہ: "اور اہل کتاب جو جدا جدا فرقے ہوئے تو علم آنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد اپنی باہمی ضد سے ہوئے اور اگر تیرے رب کی طرف سے ایک وقت مقرر (قیامت) تک کا وعدہ نہ ہوتا تو ان میں فیصلہ ہو گیا ہوتا اور جو ان کے بعد کتاب کے وارث بنائے گئے ہیں (زمانہ نبوی کے اہل کتاب) وہ اس (دین) کی نسبت حیرت انگیز شک میں ہیں"، اور فرمایا: ﴿إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ﴾ (الانعام آیت 159)۔

ترجمہ: "جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور کئی جماعتیں بن گئے تیرا ان سے کوئی تعلق نہیں اس کا کام اللہ ہی کے حوالے ہے پھر وہی انہیں بتلائے گا جو کچھ وہ کرتے تھے"۔

اسی طرح تعلیمی اداروں کے لئے ضروری ہے کہ یہ اپنے طلباء، اپنے متعلقین اور زائرین کو نصیحت کرنے اور ان کی اصلاح میں اپنا کردار ادا کرتے رہیں، اور نوجوانوں کی راہنمائی اور یاد آوری کے لئے مذاکروں کا انعقاد کریں تاکہ وہ نقصان دہ افکار کا شکار ہونے سے بچ سکیں۔ تعلیمی اداروں پر لازم ہے کہ وہ نظریاتی، سلامتی، دینی اور قومی حوالے سے درپیش خطرات اور چیلنجوں سے نبرد آزما ہونے کے عمل کو مزید وسعت دیں۔ انہیں چاہئے کہ وہ شخصیت سازی اور اس میں نکھار لانے کے لئے مثبت اقدار کو فروغ دیں تاکہ یہ لوگ معاشرے اور امت کے حقیقی نمائندہ بن سکیں۔ والدین اور خاندان والوں کو چاہئے کہ وہ اپنے بیٹوں پر نظر رکھیں اور انہیں بری صحبت یا منحرف نظریات میں مبتلا ہونے سے روکیں کہ اس سے معاشرے تباہ ہو جاتے ہیں، اسی طرح ذرائع ابلاغ کو چاہئے کہ وہ حقائق بیان کریں اور ان کی وضاحت میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں اور وہ اپنے اہل وطن لوگوں کی ثقافت کی حفاظت اور انہیں افکار بد سے محفوظ رکھیں، اور ایسے تربیتی اور آگاہی کے پروگرام اور کانفرنسیں منعقد کرتے رہیں جو معاشروں کو محفوظ رکھنے اور افکار بد کی سرکوبی میں مؤثر کردار ادا کرتی ہوں۔ انہیں چاہئے کہ امت کی ضرورتوں، خواہشات اور عزائم کی بجاآوری میں تن من دھن کی بازی لگادیں۔

حفاظتی سفارتکاری اور اس کے مذکورہ بالا وسائل قوموں کے استحکام اور معاشرے کی وحدت کے لئے پرامن حل تلاش کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں اور نظریاتی انحراف اور تباہ کن عناصر کے شکنجے میں گرفتار ہونے سے روکتے ہیں، اس سے رونما ہونے والے دیگر فوائد حسب ذیل ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1. معاشرے میں سلامتی اور اعتدال پسندی کا فروغ اور انحراف، دہشت گردی اور انتہا پسندی کی جانب بلانے والے عناصر کا خاتمہ۔
2. قومی سوچ اجاگر کرنا اور وطن سے محبت کو فروغ دینا۔
3. سعودی عرب کی حقیقی اور مبنی بر اصل سوچ سامنے لانا اور اعتدال پسندی اختیار کرنے میں اس ملک نے جو اندرونی و بیرونی نظام اور قوانین مرتب کئے ہیں انہیں اجاگر کرنا۔

یوں ہم حفاظتی سفارتکاری اور اس کے جملہ ذرائع استعمال کرتے ہوئے، علمائے کرام مصلحین دانشور اور صحافی حضرات کے توسط سے ان مسائل کے حل میں حفاظتی ثقافت، مکمل بیداری، مذاکرہ، مسائل کی بامقصد اور گہری تشخیص، ان کے اسباب کا مطالعہ، ان کے اثرات کا جائزہ لے سکیں گے۔ ہم لوگ بچاؤ اور مصالحتی طریقے استعمال کرتے ہوئے گمراہ عناصر کی اصلاح، ملکی دھارے میں ان کی واپس شمولیت اور انہیں ایک کارآمد فرد بنا کر ہم معاشرے کو درپیش تمام مسائل کا حل تلاش کر سکتے ہیں۔

اور یہ معمولی اور شخصی کوششوں کے ذریعے ممکن نہیں بلکہ اس کے لئے مکمل جدوجہد اور علمی، معاشرتی، بشری، مالی تعاون پر مبنی اغراض و مقاصد طے کرنے کے بعد ترتیب دیئے جانے والے منصوبوں کے ذریعے تمام افراد کی جانب سے صدق دل سے سرانجام دی جانے والی مخلصانہ کوششوں کی ضرورت ہوگی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہم

حفاظتی سفارتکاری کے اثرات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حفاظتی سفارتکاری کے اثرات

حفاظتی سفارتکاری کے اثرات میں سے:

1. مسائل اور تنازعات کو وقوع پذیر ہونے سے روکنا اور انہیں بڑھنے نہ دینا۔
2. اندرونی و بیرونی اختلافات کو محدود کرنا۔
3. مقابلہ بازی سے گریز، اور جائز اغراض و مقاصد کے حصول کیلئے سلامتی کے طریقوں کا سہارا لینا۔
4. فتنوں، دہشت گردی، منفی ردفعل اور سلبی مظاہر سے اجتناب کرنا۔
5. دقیانوسی اور جارحانہ تصورات کا خاتمہ اور معاشروں اور عوام میں ایسی مفاہمت پر زور دینا جس سے معاشرتی استقرار اور اقتصادی زندگی میں استحکام حاصل ہو۔
6. دشمنی اور جھگڑوں کے بدلے مفاہمت اور ہم آہنگی کی سیاست اختیار کرنا۔
7. فریقین میں مثبت اعتماد سازی اور باہمی بات چیت کا رجحان پیدا کرنا تاکہ انہیں دوبارہ جھگڑنے سے باز رکھا جاسکے۔
8. معاشرے کے تمام افراد میں امن سلامتی استحکام اخوت، محبت اور ہم آہنگی کی ترویج۔

حفاظتی سفارتکاری کو اختیار کرنے کا مقصد منفی رویوں اور معاشرتی مسائل کا علاج اور حفاظتی وسائل اختیار کرتے ہوئے ان مسائل کے جنم لینے یا پھلنے پھولنے سے پہلے ہی ان کا خاتمہ، اور معلومات جمع کرکے ان کا تجزیہ کرکے ایسا نظام وضع کرنا جو ان مسائل اور منفی رویوں کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے ہی خطرے کی گھنٹی بجادیا کرے۔

یہاں اس بات کی بھی اشد ضرورت ہے کہ اس طرح کی علمی بحث کی حوصلہ افزائی کے لئے ہر قسم کی امداد دی جائے تاکہ وہ سعودی معاشرے کو منتقل ہونے والے مسائل کا کھوج اور ان کا مقابلہ کرنے کے لئے معلومات جمع کریں اور آراء پیش کریں، اور معاشرے کو ان کے خطرات اور نقصانات سے مکمل آگہی دے سکیں، اس کے لئے ایک مستقل کمیٹی بنانے کی تجویز ہے جو اس طرح کے مسائل کا مقابلہ کرسکے۔ اور اس حوالے سے اندرونی و بیرونی طور پر شائع ہونے والی رپوٹوں اور معلومات کو جمع کرسکے اور ذرائع ابلاغ پر نظر رکھتے ہوئے ان منفی رجحانات کی نشان دہی کرے جو ان کو ہوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتے ہیں اور معاشرے کو ان کے خطرات سے آگاہ کرتے رہے، اور انٹرنٹ اور عالمی ذرائع ابلاغ میں شائع ہونے والے مواد کا مطالعہ کرتے رہیں تاکہ ان کے ذریعے وہ معلومات حاصل ہوں جو نسل نو اور معاشروں میں منفی رجحانات کو جنم دیتے ہیں چاہے ان کے درجات مختلف ہی کیوں نہ ہوں۔

لہذا ایک معاشرے کو خلل ڈالنے والے منفی اثرات سے محفوظ رکھنے میں حفاظتی سفارتکاری ایک آسان اور کامیاب ترین ذریعہ ہے، آگاہی کے پروگراموں کے ذریعے اور تعلقات اور معاشرے کے مختلف طبقات میں مکالمے کے ذریعے اُن منفی افکار اور اسلامی معاشرے میں دخل انداز مظاہر پر روشنی ڈالی جاسکتی ہے جن کی اشاعت اور ترویج کی حوصلہ افزائی اسلام دشمن عناصر نوجوانوں کو تباہ کرنے کی غرض سے اور معاشرے کو فساد اور رذائل میں مبتلا کر کے برباد کرنے کی غرض سے کرتے رہتے ہیں۔ اس ضمن میں پہلا اقدام یہ ہے کہ ان لعنتوں اور منفی افکار پر نظر رکھی جائے ان سے نمٹنے کے لئے ان کے خطرات کو اجاگر کیا جائے تاکہ انہیں زندہ درگور کیا جاسکے، اور اسلام کے اعتدال پسندانہ طریقے اختیار کرتے ہوئے معاشرے کو ان کے خطرات سے محفوظ بنایا جاسکے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتمہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتمہ

میں نے بطور سفارتکار خدمات سرانجام دیتے ہوئے عالمی برادری کی طرف سے ایسی حفاظتی سفارتکاری کے اہتمام پر ہمیشہ نظر رکھی ہے جس کے ذریعے سفارتی ذرائع استعمال کر کے عالمی افق پر اثر انداز ہونے والی لڑائی جھگڑوں کی روک تھام اور انہیں مزید بڑھنے سے روکنے کی کوششیں سرانجام دی جاتی ہیں۔ میں نے حفاظتی سفارتکاری کو موضوع سخن بنا کر اس کی تعریف، اس کی اہمیت اجاگر کرنے، اسباب کی وضاحت اور فیصلہ سازوں کے لئے آراء اور مفید مشورے اور ان کے ممکنہ حل بیان کئے ہیں۔

میں نے حفاظتی سفارتکاری کو معاشرتی مسائل کے حل اور معاشرے کو درپیش مشکلات دور کرنے میں مفید سمجھا۔ جس کے لئے میں نے اس کتاب میں معاشرے میں رونما ہونے والے بعض سماجی مسائل اور منفی رجحانات کا احاطہ کیا تاکہ حفاظتی سفارتکاری سے مدد لے کر دنیا بھر میں پھیلی مشکلات کا مطالعہ کر کے ان کے علاج میں اس سفارتکاری سے مدد لی جاسکے، اور حفاظتی سفارتکاری کے وہ ذرائع جنہیں دنیا کے ممالک اختیار کرتے ہیں استعمال کرتے ہوئے ایسے وسائل اور ایسا طریقہ کار وضع کیا جائے جو ان مسائل کو معاشرے کے افراد میں پھلنے پھولنے سے روکے۔ اور ایسا اُسی صورت میں ممکن ہے جب ذرائع ابلاغ اور سٹیلائٹ چینل کے ذریعے مختلف مسائل اور منفی رجحانات پر مسلسل نظر رکھی جائے اور انہیں معاشرے تک پہنچنے اور اس میں سرایت کرنے سے دور رکھا جائے۔ معاشرتی مشکلات اور مسائل کے حل کے لئے حفاظتی سفارتکاری کا استعمال درج ذیل طریقوں سے ممکن ہے:

1. حفاظتی ثقافت۔
2. سیاسی نفسیات کا علم۔
3. بیداری۔
4. ثالثی اور مساعی حسنہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5. مذاکرہ۔
6. علمائے کرام، اصلاح کنندگان، دانشور اور صحافی حضرات کا کردار۔

حفاظتی سفارتکاری کے ذریعے معاشرتی مسائل حل کرنے سے درج ذیل اہم اور قابل ذکر نتائج برآمد ہوں گے۔ مثلاً

- سماجی مسائل، منفی پہلوؤں اور معاشرے کے لئے اجنبی رسوم ورواج کو وقوع پذیر ہونے سے روکنا اور اگر رونما ہو جائیں تو انہیں مزید بڑھنے سے بچانا۔
- محاذ آرائی سے اجتناب اور سلامتی کے ایسے طریقے اختیار کرنا جو مطلوبہ اغراض ومقاصد کی تکمیل میں زیادہ کارگر ثابت ہوں۔
- فتنے، برائیوں، دہشت گردی، اعمال بد اور تمام منفی مظاہر سے اجتناب۔
- دشمنی اور تنازعات کے بجائے افہام وتفہیم اور ہم آہنگی کو فروغ دیں، اعتماد کی بحالی، فریقین کے مابین مثبت سلوک اور معاشرے کے افراد میں سلامتی واستحکام اور محبت کا فروغ۔

میں اللہ رب العزت سے مدد وتوفیق کا طلبگار ہوں۔

اور درود وسلام ہو ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ

پر ان کی آل اور تمام صحابہ پر۔

عبدالعزیز ابراہیم صالح الغدیر

ریاض، جمادی الاول 1433ھ اپریل 2012ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتابیات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتابیات

- الإصابة فی تمییز الصحابة حافظ ابن حجر، دار الکتب العلمیہ بیروت۔
- تربیة الأولاد فی الإسلام شیخ عبداللہ علوان، دار السلام، حلب 1401ھ۔
- جامع الترمذی، امام ابو عیسی ترمذی، دار الفکر، بیروت۔
- مصنف کی کتاب الحوار والتواصل، عشق آباد (ترکمانستان) 2007ء۔
- الدبلوماسية الإسلامية في خدمة الحوار والسلام مصنفہ ڈاکٹر عبدالعزیز التویجري مطبوعات المنظمة الإسلامية للتربية والعلوم والثقافة – (ایسکو) 1430ھ۔
- الدبلوماسية في الإسلام مصنف شیخ عز الدین الخطیب، المعهد الدبلوماسي الأردني 1998ء۔
- زاد المعاد في هدى خير العباد امام ابن القیم الجوزیہ، قاہرہ۔
- السلسلة الصحيحة مصنفہ الشیخ البانی، بیروت۔
- سنن ابن ماجة امام محمد بن يزيد القزويني، دار إحياء التراث العربي 1395ء۔
- سنن أبي داود امام ابو داؤد السجستانی، شائع کردہ دار الحدیث، بیروت 1391ء۔
- سير أعلام النبلاء امام ذہبی، مؤسسة الرسالة –بیروت۔
- صحیح مسلم تالیف امام مسلم نیشاپوری، دار إحياء التراث العربی، بیروت۔
- صور من حياة الصحابة مؤلف ڈاکٹر عبدالرحمن پاشا، دار النفائس، بیروت 1412ھ۔
- مساوئ الأخلاق وأثرها على الأمة مؤلف ڈاکٹر خالد الحازمی، مطبوعات وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية، الرياض.
- المستدرك على الصحيحين امام ابو عبداللہ الحاکم، دار الفکر بیروت 1398ھ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- مسند امام احمد بن حنبل (ڈاکٹر ترکی کی تحقیق) مؤسسة الرسالة، بیروت۔
- مشكلة الغلو في الدين مصنف ڈاکٹر عبدالرحمن اللویحق، مؤسسة الرسالة.
- موسوعة السياسة. منشورات المؤسسة العربية للدراسات، بیروت 1987ء.
- موقف رابطة العالم الإسلامي من الإرهاب، مطبوعات رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ۔
- نظرية العلاقات الدولية —د/عدنان السيد۔
- منشورات اقوام متحدہ۔
- ویب سائٹ مرکز برائے حفاظتی سفارتکاری، ترکمانستان۔

ویب سائٹس:

- www.almolltaqa.com
- www.fateh.net
- www.ech-chaab.net
- http://sayedmokhtar.maktooblog.com

اسلام ۔ سفارتکاری

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مصنف

عبدالعزیز بن ابراہیم صالح الغدیر

- 1401ھ میں کنگ سعود یونیورسٹی سے گریجویشن کی۔
- وزارت خارجہ میں شمولیت اختیار کی اور سعودی عرب کے بہت سے سفارت خانوں میں فرائض منصبی سرانجام دیئے۔ بین الاقوامی اجتماعات اور کانفرنسوں میں شرکت کی۔
- ترکمانستان میں خادم الحرمین الشریفین کے سفیر کے طور پر کام کیا۔
- پاکستان میں خادم الحرمین الشریفین کے سفیر کے طور پر کام کر رہے ہیں۔
- آپ کو بہت سے اعزازات، شکریے اور کئی تعریفی اسناد سے نوازا گیا، جن میں: ترکمانستان کا اعلیٰ ترین (حب الوطنی ایوارڈ سال 2009ء)، پاکستان کا اعلیٰ ترین ایوارڈ (ہلال امتیاز 2012ء)۔ قائداعظم گولڈ میڈل ایوارڈ 2010ء، جو آپ کو استحکام پاکستان کونسل اور غیر سرکاری اداروں کی یونین کی جانب سے دیا گیا۔ پاکستان کی صحافتی تنظیموں اور نشریاتی اداروں نے آپ کو سال 2010ء کا معزز ترین سفیر کا رتبہ دیا۔ پاکستانی میگزین ایمبیسڈر نے آپ کو سال 2010ء کی بہترین شخصیت قرار دیا۔
- جامعہ اسلامیہ بہاولپور نے آپ کی سال 2010ء اور 2011ء کے متاثرین سیلاب کی بے لوث خدمات پر آپ کو پی ایچ ڈی کی اعزازی ڈگری سے نوازا۔
- کئی کتابوں کے مصنف ہیں جن میں (الحوار والتواصل - المملكة العربية السعودية وتركمانستان "الصداقة والتعاون" – سفراء المملكة في باكستان – جهود المملكة العربية السعودية في مجال الدبلوماسية الإنسانية)۔
- پاکستان کے 2010ء کے سیلاب زدگان کے لئے سعودی عرب کی کوششوں کے بارے میں کئی دستاویزی کتابیں تیار کیں ان میں "سرزمین پاکستان میں سعودی عرب کی کوششیں" اور "سعودی تلاش اور بچاؤ ٹیم کی پاکستان میں کوششیں" شامل ہیں۔